حقیقتِ عیدِ میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تصنیف وتالیف

خادم سلطان الفقر

حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن

مدظلہ الاقدس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حقیقتِ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

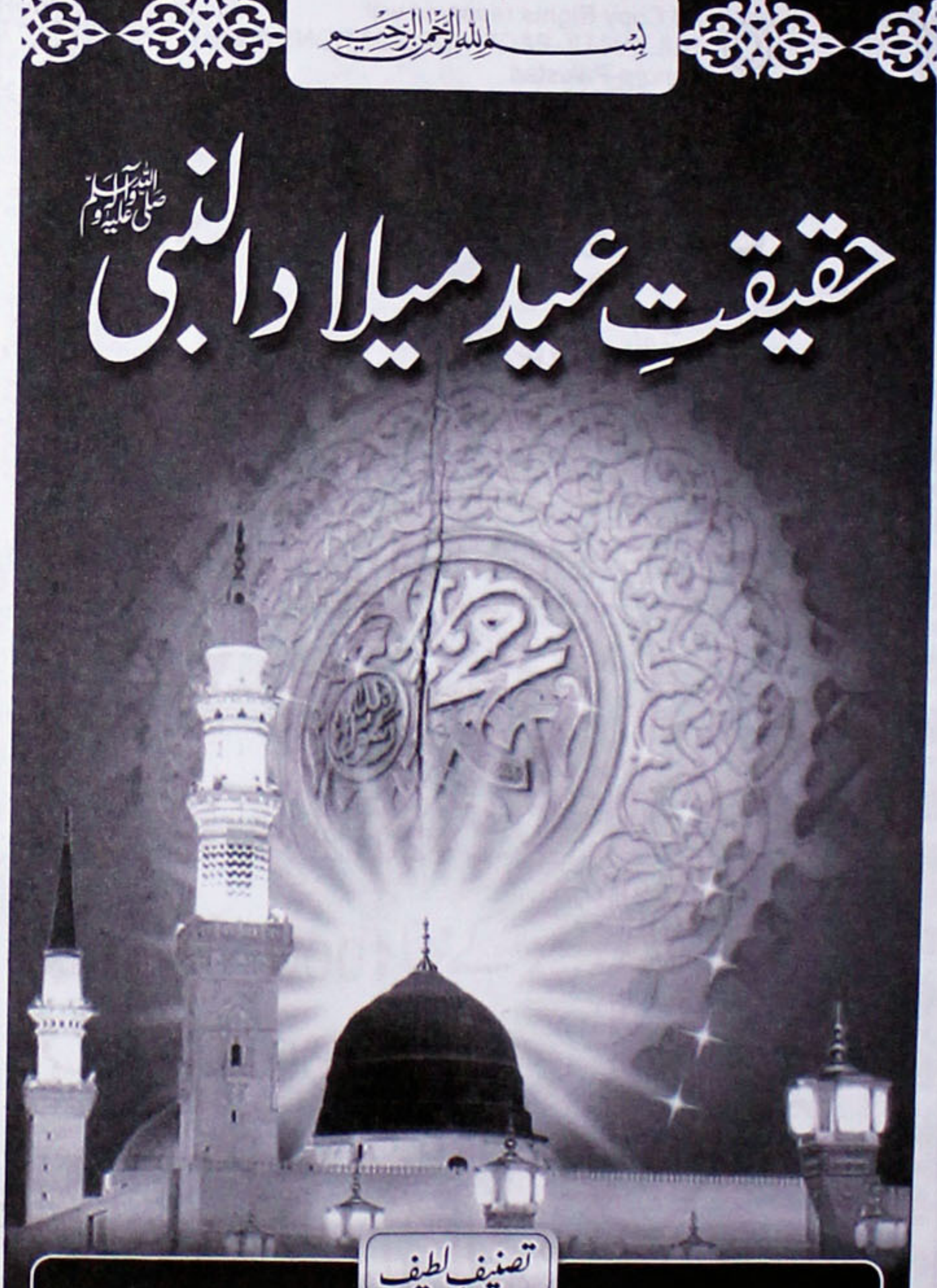

تصنیفِ لطیف

خادم سلطان الفقر

حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس

All Copy Rights reserved with
SULTAN-UL-FAQR PUBLICATIONS (Regd.)
Lahore-Pakistan

نام کتاب: حقیقتِ عید میلاد النبی ﷺ

خادم سلطان الفقر

تصنیفِ لطیف: حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس

ناشر: سُلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

پرنٹر: آر۔ٹی پرنٹرز لاہور

بارِ اوّل: دسمبر 2012ء

تعداد: 1000

قیمت: 250 روپے

ISBN: 978-969-9795-05-3

سُلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

سُلطان الفقر ہاؤس

4/A-ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ ڈاکخانہ منصورہ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 54790

Ph: 042-35436600, 0322-4722766

www.tehreek-dawat-e-faqr.com www.sultan-ul-faqr.com

sultanulfaqr@tehreekdawatefaqr.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ عاجز و آثم

بصد عجز و نیاز و بکمالِ محبت و عقیدت

کتاب حقیقتِ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

باعثِ تخلیقِ کائنات، رحمتہ العالمین،

محبوبِ ربِّ العالمین، خاتم النبیّین، منبع جود و سخا

فخرِ موجودات، فقر کے مختارِ کُل اپنے آقا و مولیٰ

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی بارگاہِ رحمت میں پیش کرتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ رحمت سے امیدِ کامل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس عاجز کی اس کاوش کو اپنی بارگاہِ عالیہ میں قبول اور منظور فرمائیں گے اور یہ کتاب اس غلام کے لیے وسیلہ شفاعت ہوگی۔

Marfat.com

فہرس

باب نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر
باب اوّل	عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	9
	عالمِ ارواح میں میلاد پاک	10
	انبیاء کرام علیہم السلام کے میلاد پر اللہ تعالیٰ کا سلام	12
	ولادتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جشنِ میلاد	12
	احادیثِ مبارکہ میں تذکرۂ میلاد	14
	صحابہ کرامؓ کی محفلِ میلاد	16
	عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اصل طریق	17
باب دوم	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت سے ایک ہزار سال قبل جشنِ عید میلاد النبی؟	19
	تاریخِ عالم میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہلا جلوس	26
	حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی سعادت	28
	سب سے پہلا عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	29
باب سوم	حالتِ قیام میں درود اور سلام پڑھنا	32

Marfat.com

باب نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر
	سید احمد زینی شافعی رحمۃ اللہ علیہ	33
	شیخ علی بن برہان الدین حلبی شافعی رحمۃ اللہ علیہ	33
	حضرت امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا قیام	34
	حضرت شیخ عبدالرحمٰن صفوری شافعی رحمۃ اللہ علیہ	34
	مولانا سیّد جعفر برزنجی رحمۃ اللہ علیہ	35
	فقیہہ محدث مولانا عثمان بن حسن دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ	36
	علامہ ابوزید رحمۃ اللہ علیہ	38
	مولانا سیّد احمد زین دحلان مکی قدس سرہٗ الملکی	38
	مولانا محمد بن یحییٰ حنبلی رحمۃ اللہ علیہ	38
	سراج العلماء عبداللہ سراج رحمۃ اللہ علیہ مکی مفتی حنیفہ	39
باب چہارم	میلادِ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں اکابرینِ حق کی رائے	40
	تاریخِ میلاد	40
	حجۃ الدین امام محمد بن ظفر المکی رحمۃ اللہ علیہ	41
	امام عماد الدین بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ	42
	حافظ ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ	43
	امام شہاب الدین ابوالعباس قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ	44
	امام محمد الزرقانی رحمۃ اللہ علیہ	45

Marfat.com

باب نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر
	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ	46
	شیخ امام ابوشامہ رحمۃ اللہ علیہ	47
	حافظ شمس الدین الجزری رحمۃ اللہ علیہ	48
	حضرت امام شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ	49
	حضرت علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ	49
	محدث حضرت علامہ ابنِ جوزی رحمۃ اللہ علیہ	49
	حضرت علامہ ابنِ جوزی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے کا قول	51
	حضرت سیّد احمد زینی شافعی رحمۃ اللہ علیہ	52
	شیخ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	52
	حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	53
	حضرت مولانا مولوی محمد عنایت احمد کاکوری رحمۃ اللہ علیہ	53
	حافظ ابوالحسنات محمد عبدالحیٔ لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ	54
	حاجی محمد امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ	55
	امام صدرالدین موھوب بن عمر الجزری رحمۃ اللہ علیہ	55
	امام ظہیر الدین جعفر التزمنتی رحمۃ اللہ علیہ	56
	علامہ ابنِ تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ	57
	حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ	58

Marfat.com

باب نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر
	اِمام علی بن ابراہیم الحلبی رحمۃ اللہ علیہ	58
	ملا علی القاری رحمۃ اللہ علیہ	59
	شاہ عبدالرحیم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	61
	حضرت شیخ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ	62
	شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	62
	شیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ	62
	شاہ احمد سعید مجددی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	64
	مولانا احمد علی سہارن پوری رحمۃ اللہ علیہ	64
	سیّد احمد بن زینی دحلان رحمۃ اللہ علیہ	65
	نواب صدیق حسن خان بھوپالی رحمۃ اللہ علیہ	66
	حکیم الامت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ	66
	مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ	67
	مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ	69
	علمائے دیوبند کا متفقہ فیصلہ	70
	مفتی محمد مظہر اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	71
	شیخ محمد بن علوی المالکی المکی رحمۃ اللہ علیہ	71
	سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ	72

Marfat.com

باب نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر
باب پنجم	عالمِ اسلام میں جشنِ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	73
	مکہ مکرمہ میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	73
	مدینہ منورہ میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	78
	مصر اور شام میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	79
	سپین میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	81
	برصغیر پاک و ہند میں جشنِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	81
باب ششم	حاصلِ بحث اور پیغامِ حق	85

Marfat.com

باب اوّل

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لفظ میلاد ''ولادت'' سے ہے اور عید سے مراد خوشی ہے اور عید میلادِ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مراد حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کی خوشی منانا ہے۔ کچھ لوگ اسے بدعت قرار دیتے ہیں اس بناپر کہ یہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں نہیں منائی گئی۔ اس طرح بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے دور میں موجود نہیں تھیں بعد میں اجماع سے عمل میں آئیں لیکن ہم اس کتاب میں یہ ثابت کردیں گے کہ ولادتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی نہ صرف اللہ تعالی نے منائی بلکہ دورِ نبوت، صحابہ کرامؓ، تابعین اور تبع تابعین کے دور میں بھی منائی گئی۔ پھر سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہم اُس ذاتِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت پر عید کیوں نہ منائیں جن کی بدولت ہمیں دوعیدیں (عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ) اور راہِ ہدایت اور صراطِ مستقیم نصیب ہوئی۔

کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ موجودہ دور میں عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجاز (مکہ، مدینہ) اور تمام عرب میں نہیں منائی جاتی، ان کے علم کے لئے عرض ہے کہ اسلام چودہ سو سال قبل آیا تھا اور موجودہ دور جس کا تذکرہ یہ لوگ کرتے ہیں دوسری جنگِ عظیم کے بعد اور خلافتِ عثمانیہ کے زوال کے بعد 70 یا 80 سال قبل شروع ہوا۔ خلافتِ عثمانیہ تک نہ صرف مکہ اور مدینہ بلکہ سارے عالمِ اسلام میں عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑی عقیدت واحترام سے منائی جاتی رہی ہے۔ یہ کوئی خودساختہ اور گھڑا

Marfat.com

ہوا افسانہ نہیں ہے بلکہ حقائق کے ساتھ تاریخ کے صفحات پر موجود ہے۔اس کتاب کا مقصد کسی کی دل آزاری نہیں بلکہ حق کو پیش کرنا ہے کیونکہ حدیثِ نبوی ﷺ ہے کہ: ''جو حق بات کہنے سے ڈرا وہ گونگا شیطان ہے۔'' قرآن وحدیث' اکابرینِ حق کے اقوال سے اور تاریخی طور پر یہ ثابت ہے کہ خلافتِ عثمانیہ تک عالمِ عرب میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑی شان وشوکت سے منائی جاتی رہی ہے۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے ہی دنیا کو دولتِ ایمان اور ہدایت ورحمت نصیب ہوئی دنیا وآخرت کی تمام نعمتیں ورحمتیں آپ ﷺ ہی کی وجہ سے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی کو تمام جہانوں کے لئے رحمت اور مومنین کے لئے انعام واحسان فرمایا ہے۔

عالمِ ارواح میں میلاد پاک

میلاد کا سب سے پہلا اجتماع عالمِ ارواح میں اللہ تعالیٰ نے خود منعقد فرمایا اس اجتماع میں حاضرین وسامعین تمام انبیاء علیہم السلام تھے۔اس محفل کے انعقاد کا مقصد حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت' فضائل اور شمائل کا بیان تھا۔اس محفل میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں عہد لیا گیا اور اس عہد پر انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ خود اللہ تعالیٰ کی ذات پاک بھی گواہ بنی۔قرآن کریم میں نبی اکرم ﷺ کی شان اور عظمت کے بیان کے لیے منعقد کی گئی اس محفل کا بیان ان الفاظ میں کیا گیا ہے:

❁ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ (آلِ عمران 81)

ترجمہ:-اور (اے محبوب ﷺ)! وہ وقت یاد کریں جب اللہ نے انبیاء سے پختہ عہد لیا کہ جب

Marfat.com

میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کردوں پھر تمہارے پاس وہ (سب پر عظمت والا) رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تشریف لائے جو اِن کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہو جو تمہارے ساتھ ہوں گی تو ضرور بالضرور اِن پر ایمان لاؤ گے اور ضرور بالضرور اِن کی مدد کرو گے۔ فرمایا! کیا تم نے اقرار کیا اور اس (شرط) پر میرا بھاری عہد مضبوطی سے تھام لیا؟ سب (انبیاء) نے عرض کیا ہم نے اقرار کر لیا۔ فرمایا کہ تم گواہ ہو جاؤ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

گویا ذکرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے محفل کا انعقاد سنتِ الٰہیہ ہے اور سب سے پہلی محفل خود اللہ پاک نے منعقد فرمائی۔

قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

❁ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ط (النحل۔18)

ترجمہ: اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو نہیں کر سکو گے۔

مگر کسی نعمت پر احسان نہیں جتلایا سوائے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک ذات کی نعمت کے۔

❁ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِهِمْ (آلِ عمران۔164)

ترجمہ: بے شک اللہ پاک نے ان میں ہی سے اپنا رسول بھیج کر مومنین پر احسان کیا ہے۔

کیا اللہ تعالیٰ کے اس عظیم احسان کا شکر ہم مسلمانوں پر لازم نہیں ہے؟ یقیناً لازم ہے بلکہ اس عظیم نعمت کا ذکر و شکر، حکمِ باری تعالیٰ ہے:

❁ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (الضحیٰ۔11)

ترجمہ: اپنے ربّ کی دی ہوئی نعمت کا تذکرہ کرو۔

اس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ مسلمان اجتماعی طور پر اللہ تعالیٰ کی اس عظیم نعمت پر اس کی حمد و ثناء کریں اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درجات و کمالات سے آگاہ ہوں اور جیسے جیسے لوگ آپ کے درجات و کمالات سے آگاہ ہوں گے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق کی آگ دل میں روشن

Marfat.com

ہوگی۔

انبیاء کرام علیہم السلام کے میلاد پر اللہ تعالیٰ کا سلام

اللہ تعالیٰ نے خود انبیاء کرام علیہم السلام کے یومِ ولادت پر سلام بھیج کر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ترغیب دی ہے۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ولادت کے حوالے سے سورۃ مریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

❁ وَسَلَامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ (سورہ مریم۔15)

ترجمہ: (اللہ کی طرف سے) ان (حضرت یحییٰ علیہ السلام) پر سلام ہو اُن کے میلاد کے دن۔

یہی الفاظ اور سلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ہیں۔

❁ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ (سورہ مریم۔33)

ترجمہ: مجھ پر سلام ہو میرے میلاد کے دن۔

ولادتِ مصطفیٰ ﷺ پر جشنِ میلاد

اللہ تعالیٰ نے خود ولادتِ مصطفیٰ ﷺ کے موقع پر بزمِ کائنات میں جشن کا سماں پیدا فرمایا تاکہ میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی خوشی اور جشن سنتِ الٰہیہ قرار پا جائے۔ مختصراً بیان کیا جاتا ہے۔

1- ولادتِ مصطفیٰ ﷺ کے وقت ستاروں کو نیچے اتار کر دنیا میں چراغاں کیا گیا۔

2- مشرق و مغرب تک پوری زمین بقعۂ نور بنا دی گئی حتیٰ کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے شام کے محلات تک دیکھ لیے۔

3- آسمان اور جنت کے سب دروازے کھول کر عالمِ بالا کو خوشبوؤں سے مہکا دیا گیا۔

4- مشرق و مغرب اور کعبہ کی چھت پر پرچم لہرا دیئے گئے۔

5- ستر ہزار حورانِ بہشت کو استقبال کے لئے فضا میں نیچے اتارا گیا اور ان میں سے کئی حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے گھر پر مامور کی گئیں۔

6- ہزار ہا فرشتوں کو بھی استقبال پر مامور کر دیا گیا۔

7- جنتی پرندے بھی استقبال کیلئے نیچے اتار دیئے گئے۔

8- وقتِ ولادت حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو مبارکبادی کا جنتی مشروب پلایا گیا۔

9- شبِ ولادت قریشِ مکہ کے سب جانوروں کو بھی میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی خوشی کے اظہار کے لئے زبان دے دی گئی۔

10- شبِ ولادت تمام ملائکہ امرِ الٰہی سے نیچے اتر کر ایک دوسرے کو مبارک باد دینے لگے۔

11- یومِ میلاد سورج کو بھی غیر معمولی نور سے نوازا گیا۔

12- وقتِ ولادت پہاڑوں، دریاؤں اور سمندروں نے بھی اپنے اپنے حال میں خوشیاں منائیں، پہاڑوں کی چوٹیاں معمول سے زیادہ بلند ہو گئیں دریاؤں اور سمندروں کی سطح تموج کے ساتھ خاصی اونچی ہو گئی اور سمندری مخلوق نے بھی ایک دوسرے کو مبارکباد دی۔

13- ولادتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی میں باری تعالیٰ نے سال بھر عرب کی عورتوں کو بیٹے عطا فرمائے تاکہ اس سال جاہلیتِ عرب کے ظالمانہ دستور کے مطابق کوئی بیٹی ناحق قتل نہ ہو۔

14- میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی میں عرب کے درخت پھلوں سے لاد دیئے گئے، سوکھے ہوئے کھیت ہرے بھرے ہو گئے اور قحط کو ہریالی و شادابی سے بدل دیا گیا۔

15- شبِ میلاد آسمانوں پر زبرجد اور یاقوت کے مینار بنا کر روشن کئے گئے جو شبِ معراج حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دکھائے گئے اور بتایا گیا کہ یہ آپ ﷺ کی ولادت کی رات سے روشن ہیں۔

16- شبِ میلاد جنت میں نہرِ کوثر کے کناروں پر ستر ہزار عطر بیز درخت اگائے گئے اور انہیں پھلوں سے لادا گیا۔

Marfat.com

احادیثِ مبارکہ میں تذکرۂ میلاد

❁ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم بیٹھ کر مختلف انبیاء کرام علیہم السلام کے درجات وکمالات کا تذکرہ کر رہے تھے۔ ایک نے کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ تھے دوسرے نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ کیا اور کہا وہ کلیم اللہ تھے تیسرے نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہا کہ وہ روح اللہ تھے ایک نے حضرت آدم علیہ السلام کو صفی اللہ کہا۔ اتنے میں حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے اور فرمایا جو کچھ تم نے کہا میں نے سن لیا وہ سب درست ہے اور میرے بارے میں سن لو!

ترجمہ: میں اللہ کا حبیب ہوں اور اس پر فخر نہیں۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

غور کیا آپ نے؟ یہ محفلِ میلاد نہیں تو اور کیا ہے اگر ایسی محافل جائز نہ ہوتیں تو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منع فرما دیتے۔ محافلِ میلاد کی دوسری اصل، حدیثِ رسول میں موجود ہے آپ ﷺ کی آمد پر خوشی کا اظہار کرنا ایمان کی علامت ہے۔ جب آپ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو مرد اور عورتیں گھروں کی چھتوں پر چڑھ گئے اور بچے اور خدام راستوں پر پھیل گئے سب لوگ نعرے لگا رہے تھے یا محمد رسول اللہ، یا محمد رسول اللہ (مسلم 419/2) قبیلہ بنو نجار کی بچیاں دف بجا کر نعت پڑھ رہی تھیں (طلع البدرُ علینا) ہم پر چودھویں رات کا چاند طلوع ہوا ثنیات کی پہاڑیوں کی طرف سے۔ ہم پر اس نعمت کا شکر منانا واجب ہے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس پر خوشی کا اظہار فرمایا۔

❁ ایک اور روایت صحیح بخاری شریف میں منقول ہے کہ ابولہب کی لونڈی ثوبیہ نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت کی خوشخبری ابولہب کو سنائی تو اس نے انگلی کا اشارہ کرتے ہوئے لونڈی سے کہا ''جاؤ آج سے تم آزاد ہو''۔ پھر جب وہ حالتِ کفر میں مر گیا تو ایک مرتبہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے خواب میں آیا اور کہنے لگا کہ تم سے جدا ہو کر میں سخت عذاب سے دوچار ہوں

Marfat.com

بس سوموار کے دن اس انگلی سے سیراب کیا جاتا ہوں (جس کے اشارے سے ثوبیہ کو آزاد کیا تھا)۔ تمام شارحینِ حدیث کا اتفاق ہے کہ اگر ابولہب جیسا کافر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھتیجا سمجھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد کی خوشی منائے، تو اسے بھی سیراب کیا جائے، تو اس اُمتی کی کیا شان ہوگی جو آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کا حبیب ﷺ سمجھ کر میلاد مناتا ہے۔

❁ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیر کے دن روزہ رکھا کرتے تھے استفسار پر فرمایا اس دن میں پیدا ہوا ہوں اور اس دن مجھ پر قرآن نازل ہوا ہے۔ (مسلم، مشکوٰۃ)

معلوم ہوا میلادِ مصطفیٰ ﷺ اور نزولِ قرآن کی مسرت خود مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہے۔ پھر کتنی ہی محافل میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں نعت خوانی ہوئی۔ حضرت حسان بن ثابت، حضرت کعب بن زہیر، حضرت عباس رضی اللہ عنہم نے آپ کے مناقب و فضائل آپ ﷺ کی صدارت میں بیان فرمائے۔ آپ ﷺ کے دشمنوں کی تردید کی اور آپ ﷺ نے ان تمام کو انعامات سے سرفراز فرمایا۔ کیا یہ محافلِ میلاد نہیں تھیں؟ اگر یہ محافلِ میلاد نہیں ہیں تو پھر اور کونسی محفلِ میلاد ہوتی ہے؟

❁ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بے شک میرے پاس حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے میلاد کا ذکر کرتے رہے۔ (مجمع الزوائد۔ طبرانی، کبیر)

امام ہیثمی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے تعصب سے بالاتر ہو کر دیکھا جائے تو یہ روایت میلاد کی حقانیت پر کتنی صریح ہے۔

❁ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس وقت سے خاتم النبیین ہوں جب کہ آدم علیہ السلام ابھی مٹی اور پانی کے درمیان تھے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں، میں اپنی والدہ کا چشم دید واقعہ ہوں کہ دیگر انبیاء کی طرح میری والدہ نے میری ولادت پر ایک نور دیکھا جس کی روشنی سے ملک شام کے محلات

Marfat.com

دکھائی دیئے۔ (مسند احمد، مستدرک، دلائل النبوۃ)

❁ فرمایا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور اپنی والدہ کا چشم دید واقعہ ہوں جو انہیں میری پیدائش کے وقت دکھائی دیا ان کے جسمِ اطہر سے نور نکلا جس کی نورانیت سے بُصریٰ کے در و دیوار روشن ہو گئے۔ (المستدرک، سیرت ابنِ ہشام، طبقات ابنِ سعد)

ان دو احادیث مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی ولادتِ مبارکہ پر اللہ تعالیٰ نے نور سے سارے جہان کو روشن کر دیا اگر کوئی اُمتی میلادِ مصطفیٰ ﷺ کے دن چراغاں کرتا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی اس سنت پر عمل کرتا ہے۔

صحابہ کرامؓ کی محفلِ میلاد

❁ طبرانی، کبیر اور مسند احمد میں حدیث موجود ہے کہ ایک دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا جمِ غفیر موجود تھا آپ ﷺ نے اپنے غلاموں کو اس طرح اکٹھے دیکھا تو فرمایا ما اجلسکم یہ جلسہ کس لئے ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا جلسنا نذکر اللہ و نحمدہ علی ھذا نا لدینہ و من علینابك ''ہم اللہ تعالیٰ کے ذکر اور حمد کے لئے بیٹھے ہیں کیونکہ اس نے ہمیں اپنے دین کی ہدایت دی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے ہم پر احسان فرمایا'' آپ ﷺ نے فرمایا: ان اللہ عزوجل یباھی بکم الملائکۃ۔ اللہ تعالیٰ تمہارے اس عمل پر ملائکہ میں خوشی کا اظہار فرما رہا ہے۔ (طبرانی، مسند احمد)

کیا یہ حدیث میلادِ مصطفیٰ ﷺ کا پروگرام مرتب کرنے کے لئے اصل نہیں کہ اس نے ہمیں اپنا محبوب عطا فرمایا۔

❁ امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک محفلِ میلاد کی اصل احادیث میں آپ ﷺ کا یہ عمل ہے کہ مدینہ منورہ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنی ولادت کی خوشی میں جانور ذبح کیے بعض لوگوں نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس عمل کو

Marfat.com

عقیقہ قرار دیا تھا لیکن امام موصوف اس کا رد کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ عقیقہ تو آپ ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ، کر چکے تھے اور عقیقہ زندگی میں دوبارہ نہیں کیا جاتا آپ ﷺ کے اس عمل کو اس پر محمول کیا جائے گا حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات پر اللہ تعالیٰ کے شکر کا اظہار کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمت اللعالمین بنا کر بھیجا۔ یہ واقعہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی ولادت کی خوشی منائی۔

❁ حضرت عباس رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اطلاع ملی کہ کسی گستاخ نے آپ ﷺ کے نسب شریف میں طعن کیا ہے۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور فرمایا میں کون ہوں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا "آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں"۔ فرمایا! "میں عبدالمطلب کے بیٹے عبداللہ کا بیٹا ہوں، اللہ نے مخلوق پیدا کی ان میں سب سے بہتر مجھے بنایا پھر مخلوق کے دو گروہ کئے ان میں مجھے بہتر بنایا پھر ان کے گھرانے بنائے اور مجھے ان میں بہتر بنایا تو میں ان سب میں اپنی ذات کے اعتبار اور گھرانے کے اعتبار سے بہتر ہوں"۔ (مشکوٰۃ شریف)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود محفلِ میلاد منعقد فرمائی جس میں اپنا حسب ونسب بیان فرمایا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ محفلِ میلاد کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ اس محفل میں ان لوگوں کا رد کیا جائے جو آپ کی بدگوئی کریں اور آپ ﷺ سے باطنی اور ظاہری بغض رکھتے ہوں۔

عید میلاد النبی ﷺ کا اصل طریق

عید میلاد النبی کے مسئلہ پر دو گروہ بن چکے ہیں۔ پہلا گروہ تو وہ ہے جو عید میلاد النبی کا سرے سے ہی منکر ہے اور اسے شرک اور بدعت قرار دیتا ہے اور دوسرا گروہ عید میلاد النبی مناتے ہوئے شریعت کی حد پھلانگ جاتا ہے اور بہت سی غیر شرعی حرکات کا مرتکب ہو جاتا ہے۔ ہمارے خیال میں ان دونوں گروہوں کا رویہ درست نہیں ہے اور ایک دوسرے کی ضد اور تعصب پر مبنی

ہے۔

یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یا جشنِ عید میلاد سے مراد فقط یہ ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذکر پاک کے لئے شریعتِ مطہرہ کے اندر رہتے ہوئے اجتماع منعقد کرنا، اس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرتِ مطہرہ کے روشن پہلوؤں کا ذکر کرنا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کمالات اور درجات کا بیان' حقیقتِ محمدیہ ﷺ کا بیان، آپ ﷺ کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت کا تذکرہ' خوشی میں جلوس نکالنا' لوگوں کو شریعتِ مطہرہ سے آگاہ کرنا' اور آپ ﷺ کی شان میں نعت خوانی کرنا اور لوگوں کو حسبِ استطاعت کھانا کھلانا۔

باب دوم

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت سے ایک ہزار سال قبل جشنِ عید میلاد النبی؟

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہٗ کے گھر کے سامنے ہی حضور علیہ الصلوٰہ والسلام کی اونٹنی کیوں رکی؟ آیئے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہٗ کی اس فضیلت کی تاریخی حقیقت بیان کرتے ہیں۔

یہ یثرب کے کوچہ وبازار کا منظر ہے۔ عجیب دلکش سماں ہے ہزاروں افراد پر مشتمل ایک قافلۂ عاشقاں رواں دواں ہے۔ ہر شخص نہایت احترام اور عقیدت کے ساتھ سر جھکائے چل رہا ہے۔ لوگ یثرب کے درودیوار سے دیوانہ وار لپٹ رہے ہیں اور ان کے ساتھ لگتے ہی بے اختیار انہیں چومنے لگتے ہیں۔ کچھ افراد کی آنکھیں اشکبار ہیں اور بعض کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب رواں دواں ہے۔ ان سب کے آگے ایک شخص دیوانہ وار چل رہا ہے۔ وہ کبھی یثرب کی گلیوں اور کبھی مکانوں کی دیواروں کو بے اختیار چومنے لگ جاتا ہے اور کبھی انہیں حسرت سے تکنے لگتا ہے۔ یہ شخص کوئی معمولی آدمی نہیں، شاہانہ لباس میں ملبوس ہے اور اپنے طور واطوار سے اس قافلۂ عشاق کا قائد نظر آتا ہے لیکن آج وہ شاہانہ جاہ وجلال، طمطراق اور شان وشوکت کی بجائے عجز وانکساری کا پیکر اور والہانہ جذبات کا مظہر دکھائی دیتا ہے۔ وہ عجب وارفتگی اور شیفتگی کے عالم میں کچھ کہہ رہا ہے۔ اس کی آواز اور لہجے میں نہایت دردمندی اور سوز وگداز موجود ہے۔ وہ نہایت احترام اور بے پناہ عقیدت کے ساتھ گویا ہے۔ اس کے ہر لفظ سے درد وسوز اور آرزومندی کی بے

Marfat.com

پایاں خوشبو آ رہی ہے' وہ کہہ رہا ہے۔

''یثرب کی گلیو! گواہ رہنا کہ تبع الحمیر ی تمہارے آقا کا سچا غلام ہے۔ یثرب کے بازارو اور اس کے مکانات کی پاکیزہ دیوارو! شاہد رہنا اور یاد رکھنا کہ میں تمہارے مولیٰ کا نہایت ادنیٰ عقیدت منداور نام لیواہوں۔ اے مقدس اور محترم دروازو! محتشم اور مکرم دیوارو! میں تمہیں بوسے دیتا ہوں۔ تمہاری گلیوں کی خاک کو چوم رہا ہوں بلکہ اس خاکِ پا کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنانے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔''

''اے ارضِ یثرب! یہ آسمان صرف اس لیے سربلند و سرفراز ہے کہ اس نے تیرے شہر کی چھت کو بوسہ دیا ہے۔ یہ خاک اس لیے ارجمند ہے کہ یہ میرے آقا و مولا کی ہجرت گاہ بننے والی ہے۔ ہاں یہ وہ مقام ہے جہاں آفتابِ سعادت طلوع ہونے والا ہے اور جس کی آمد سے دنیا بھر کی ظلمتیں چھٹ جائیں گی۔ ہر طرف نور ہی نور ہوگا اور ساری کائنات ارضی سعادتوں اور برکتوں سے معمور ہو جائے گی۔ اے ارضِ اقدس! یہاں بدرِ منیر طلوع ہوگا جس کی چاندنی سے ساری فضا پُرنُور ہو جائے گی اور دلوں کے اندھیرے کافور ہو جائیں گے۔''

یہ شخص اسی وارفتگی اور دل بستگی کے ساتھ یثرب کی تمام گلیوں اور بازاروں کا گشت کرتا ہے' اور تعظیم بجالاتا ہے۔ وہ یوں چل رہا ہے گویا کسی مقدس شے کا طواف کر رہا ہے۔ وہ عربی کے دل آویز اشعار پڑھتا جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے وہ کسی ان دیکھے اور نامعلوم محبوب کی شان میں رطب اللسان ہے وہ کہتا ہے:

شھدت علی احمد انہ
رسول من اللہ باری النسم
فلو مد عمری الی عمرہ
وجاھدت بالسیف اعدا
و فرجت علی صدرہ کل غم

Marfat.com

1. میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ اللہ کے رسولِ برحق ہیں۔
2. اگر میری عمر اُن تک پہنچی تو میں ضرور ان کا معین و مددگار رہوں گا۔
3. اور میں ان کے دشمنوں سے جہاد کروں گا اور ان کے دل سے ہر غم دور کر دوں گا۔

تاریخ کے اوراق کی ورق گردانی سے پتہ چلتا ہے کہ یثرب کے کوچہ و بازار میں وارفتگی کے عالم میں یہ شعر پڑھنے والا اور لباسِ شاہانہ میں ملبوس تبع الحمیری ہے جس کا اصل نام حمیر بن دروع ہے اور تاریخ میں وہ ملک تبع کے نام سے مشہور ہے۔ وہ یمن کا شہنشاہ ہے اور کئی بادشاہوں سے برتر و افضل ہے' چار دانگِ عالم میں اس کی دھاک بیٹھی ہوئی ہے' لیکن آج وہ یثرب کے کوچہ و بازار میں اپنے نادیدہ محبوب کی یاد میں دل فگار ہے۔ وہ پریشان حال پھر رہا ہے اور اس کی فوج کے تمام سپاہی' درباری' وزراء اور امراء بھی عجز و انکسار کی تصویر بنے ساتھ ساتھ چل رہے ہیں۔

ایک ہزار سال بعد اسی شہر کا نام اب مدینہ ہے' پہلے اسے یثرب کہتے تھے۔ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ایک نورانی شخصیت ناقہ پر سوار داخل ہو رہی ہے۔ لوگ جوش و خروش سے اس پیکرِ نور اور دل آویز شخصیت کا استقبال کر رہے ہیں۔ ہر شخص آگے بڑھ کر ناقہ کی باگ پکڑنے کی سعادت حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور ہر فرد عالمِ وارفتگی میں ان کے آگے بچھا جاتا ہے۔ معصوم بچیاں خوش الحانی سے گا رہی ہیں کہ آج وداع کی گھاٹیوں سے چودھویں کا چاند طلوع ہوا ہے۔ شہر میں داخلے کے بعد ہر شخص کی خواہش اور کوشش ہے کہ یہ مہمانِ عزیز اسی کے گھر رونق افروز ہوں۔ درد کے مارے لوگوں کا عجیب حال ہے۔ شہر کا عجیب و غریب سماں ہے۔ پورا شہر بقعۂ نور بنا ہوا ہے۔ لوگوں نے بڑھ چڑھ کر یہ کوشش کی کہ اونٹنی کی مہار پکڑ لیں اور مہمانِ گرامی کو اپنے گھر لے جائیں مگر یہ برتر شخصیت' پیکرِ نور و نکہت' اچانک لب کشا ہوتی ہے۔ ''اس اونٹنی کو چھوڑ دو یہ اللہ کی جانب سے مامور ہے۔'' یہ لفظ سنتے ہی سارے لوگ' بے قرار اشخاص پیچھے ہٹ جاتے ہیں اور اونٹنی چلتے چلتے ایک مقام پر آ کر خود ہی رک جاتی ہے اور بیٹھ جاتی ہے لیکن اس ناقہ کے عظیم سوار جب نیچے نہیں اترتے تو وہ پھر اٹھ کھڑی ہوتی ہے اور تھوڑی دور جا کر ایک دروازے کے سامنے بیٹھ جاتی

Marfat.com

ہے لیکن شتر سوار پھر بھی نیچے نہیں اترتے تو ناقہ پھر کھڑی ہو جاتی ہے اور پھر پہلی ہی جگہ آ کر بیٹھ جاتی ہے۔ اب کی بار وہ اپنی گردن زمین پر ڈال دیتی ہے۔ شہرِ مدینہ کے مہمانِ گرامی نیچے اتر آتے ہیں اور اپنا ساز و سامان اتارنے کا اشارہ کرتے ہیں۔ ایک غریب و مفلس مگر دردمندی کی دولت سے مالا مال شخص سامان اتارنے لگتا ہے تو کچھ اور لوگ جرأت کر کے اپنی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضور ﷺ! سامان یہیں رہنے دیں اور آپ ہمارے گھر تشریف لے چلیں۔ مہمان ذی وقار فرماتے ہیں:۔

''مرد اپنے سامان کے ساتھ ہوتا ہے۔''

پھر یہ مہمانِ گرامی اسی گھر میں تشریف لے جاتے ہیں جہاں یہ اونٹنی بیٹھتی ہے۔ یہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا گھر ہے۔ مہمان ذی وقار نے اپنے چاہنے والوں میں سے کسی کا دل نہ توڑا اور اپنے رب کے حکم کا انتظار کیا حتیٰ کہ اونٹنی خود بخود اپنی منزل پر جا کر بیٹھ گئی۔

ہر شخص حیران ہے کہ اونٹنی ایک غریب نجار کے گھر جا کر کیوں بیٹھی؟ اور مہمان ذی وقار یہیں کیوں اتر گئے؟ نہ صرف اس روز ہر شخص حیران تھا بلکہ پندرہ سو سال سے تاریخ کا ہر قاری ششدر ہے کہ آخر اس میں کیا مصلحت اور کیا حکمت تھی کہ اونٹنی بڑے بڑے امراء کے دروازوں پر نہیں بیٹھی، باگ پکڑنے والوں کے اشاروں پر نہیں رکی اور جب بیٹھی تو حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے دروازے کے سامنے۔

جسے چاہا اپنا بنا لیا' جسے چاہا در پہ بلا لیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے' یہ بڑے نصیب کی بات ہے

آیئے آج تاریخ کے اوراق کی ورق گردانی کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ مہمان ذی شان اس چار پاؤں کے جانور کو مامور من اللہ کیوں فرماتے ہیں اور یہ حیوان حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہی کے گھر کے سامنے کیوں رکتا ہے؟ وہ کون سا سربستہ راز ہے؟ جس کا انکشاف نہیں ہوتا اور وہ کون سی وجہ ہے جس کا اظہار نہیں کیا جاتا؟

تاریخ بتاتی ہے کہ سرورِ کائنات رسولِ مقبول ﷺ کی ولادت باسعادت سے ایک ہزار سال قبل کی بات ہے کہ یمن کا بادشاہ ملک تبع بڑے جلال و جبروت اور شان وشوکت کا حامل تھا جو اپنی عقل وذہانت کی وجہ سے صدیوں ممتازِ جہاں رہا۔ محمد اسحٰق اپنی کتاب ''مغازی'' میں لکھتے ہیں کہ تبع ان پانچ بادشاہوں میں سے ایک تھا جنہوں نے کائناتِ ارضی پر قبضہ جمار کھا تھا۔ اس دور میں بھی اس کے پاس بہت بڑا لشکر تھا جس میں ایک لاکھ 33 ہزار سوار اور ایک لاکھ 13 ہزار پیدل سپاہی شامل تھے۔ اس کے دربار میں دانش مند وزراء اور ارکانِ سلطنت ہر وقت موجود رہتے جن کی تعداد ہزاروں تک پہنچتی تھی۔ یہ شہنشاہ ایک بار اپنے لشکرِ قاہرہ کے ساتھ گردونواح کے علاقوں کو فتح کرنے کے لیے یمن سے نکلا اور فتوحات کے خیمے گاڑتا ہوا جب مکہ مکرمہ کے پاس پہنچا تو اہلِ مکہ نہ تو اس کے لشکر کی قوت سے مرعوب ہوئے اور نہ کسی فرد نے شان وشوکت سے اس کا استقبال کیا۔ اس صورت حال سے وہ بہت غضب ناک ہوا۔ وزراء میں سے کسی نے اسے بتایا:

''یہ اہلِ عرب اپنی عظمت پر نازاں ہیں اور چونکہ اس شہر میں کعبۃ اللہ ہے جسے بیت اللہ کہا گیا ہے اس لیے وہ اس کے پاسبان ہونے کے ناطے کسی کو خاطر میں نہیں لاتے۔''

بادشاہ نے غصے میں آ کر اس شہر کو تباہ و برباد کرنے اور اس کے باشندوں کے قتلِ عام کا حکم دے دیا لیکن اس حکم کے جاری ہوتے ہی اسے ایک پُراسرار بیماری نے آن گھیرا اور اس کے کان، ناک اور منہ سے خون بہنے لگا۔ وہ سر کے درد سے بے حال ہو گیا۔ کئی طبیبوں نے علاج کیا لیکن کوئی علاج بھی کارگر ثابت نہ ہوا۔ حتیٰ کہ اس عجیب وغریب بیماری کے باعث وہ موت کے منہ سے جا لگا۔ بادشاہ کی بے بسی اور بے چارگی دیکھ کر ایک صاحبِ بصیرت شخص سامنے آیا اور اس نے کہا:

''میں بادشاہ کا علاج کر سکتا ہوں بشرطیکہ میں جو بھی سوال کروں اس کا مجھے صحیح صحیح جواب دیا جائے۔''

بادشاہ نے اس مردِ دانا کی شرط مان لی اور الگ کمرے میں چلا گیا۔ یہ مردِ دانا بادشاہ سے

Marfat.com

سوال کرتا رہا اور بادشاہ جواب دیتا رہا۔ جب بادشاہ نے کعبۃ اللہ کو مسمار کرنے اور اہلِ مکہ کا قتلِ عام کرنے کے ارادے کا ذکر کیا تو اس دانا نے کہا:

''بادشاہ سلامت! یہی تمہاری اصل بیماری ہے جس نے تمہیں کئی دنوں سے مبتلائے عذاب کر رکھا ہے۔ اس خیالِ خام کو دل سے نکال دو کیونکہ اس گھر کا مالک اللہ تعالیٰ ہے جس نے اس کی حفاظت کا ذمہ لے رکھا ہے۔''

بادشاہ نے دانائے راز کے کہنے پر اپنے مذموم ارادے کو ترک کیا اور سچے دل سے توبہ کی۔ کہتے ہیں کہ وہ مردِ حق پرست بادشاہ کے کمرے سے ابھی باہر نہ نکلا تھا کہ بادشاہ کی پراسرار بیماری جاتی رہی اور وہ مکمل طور پر صحت یاب ہو گیا۔ اس کے بعد بادشاہ نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور اہلِ مکہ کو بہت بڑی ضیافت دی جس میں سبھی چھوٹے بڑے اور ادنیٰ و اعلیٰ شریک ہوئے۔ ضیافت میں پینے کے پانی کی بجائے شہد پیش کیا گیا۔ اس کے بعد بادشاہ نے نایاب قسم کے ریشم سے کعبۃ اللہ کا غلاف تیار کرایا مگر خواب میں اشارہ ہوا کہ یہ مناسب نہیں، پھر خوشبودار کپڑے کا غلاف بنوایا مگر خواب میں پھر وہی اشارہ ہوا۔ تیسرے روز بردیمانی اور حریر ملا کر سات پردوں والا غلاف تیار کرا دیا۔ اس کے بعد بادشاہ نے کعبہ سے تمام بتوں کو نکلوا دیا اور اس کی خوب تزئین و آرائش کی۔ دروازہ مقفل کر کے چابی محافظ کے حوالے کر دی اور پھر اپنی مہم پر چل پڑا۔ کئی علاقے فتح کر کے یثرب آ پہنچا۔ اہلِ یثرب مقابلے کی تاب نہ لاتے ہوئے شہر کے دروازے مقفل کر کے قلعہ بند ہو گئے۔ کئی ماہ گزر گئے لیکن بادشاہ اپنے لشکرِ قاہرہ کے باوجود شہر کو فتح اور اہلِ یثرب کو مطیع نہ کر سکا۔ آخر کار اہلِ شہر کے حالات کی جستجو میں لگ گیا تا کہ کہیں کوئی کمزوری نظر آئے اور اس سے فائدہ اٹھا کر وہ شہر پر حملہ کر سکے۔ ہفتوں اور مہینوں گزرنے کے باوجود اسے کامیابی کی کوئی صورت نظر نہ آئی۔ اسے شب خون مارنے کا بھی موقع نہ ملا۔ ایک روز علی الصبح اس نے اپنے لشکر کے خیموں کے باہر کھجوروں کی گٹھلیاں پڑی دیکھیں تو وہ بہت حیران ہوا کیونکہ اس کے اپنے زادِ راہ میں کھجوروں کا نام و نشان بھی موجود نہ تھا۔ اس نے اہلِ لشکر سے استفسار کیا تو سپاہیوں نے بتایا کہ رات کے

Marfat.com

آخری حصے میں یثرب شہر کی فصیل کے اوپر سے کھجوروں سے بھری ہوئی بوریاں پھینک دی جاتی ہیں جنہیں ہم کھا لیتے ہیں۔ بادشاہ تبع الحمیری یہ سن کر حیران و پریشان رہ گیا اور کہنے لگا:

''ہم تو مہینوں سے اس شہر کا محاصرہ کیے ہوئے ہیں۔ باہر سے تمام رسد بند کر کے انہیں بھوکے مارنے کی کوشش میں ہیں اور اس کے مکینوں کو لوٹنا، قتل کرنا اور تباہ و برباد کرنا چاہتے ہیں لیکن یہ عجیب لوگ ہیں جو حالتِ جنگ میں اپنے دشمنوں کے ساتھ دوستوں والا سلوک کر رہے ہیں۔''

بادشاہ گہری سوچ میں پڑ گیا۔ مسئلہ حل نہیں ہو رہا تھا۔ آخر اس نے وجہ دریافت کرنے کے لیے اپنی فوج کے اکابر کو یثرب کے اکابرین کے ساتھ رابطہ قائم کرنے کا حکم دیا۔ جب بات یثرب کے مستند علماء اور احبار تک پہنچی تو انہوں نے کہا:

''ہم دور دراز کے علاقوں سے آ کر یہاں آباد ہوئے ہیں۔ ہم میں سے کسی کا تعلق خیبر سے ہے اور کسی کا کسی دوسرے علاقے سے، کوئی شام سے آیا ہے اور کوئی مصر سے، لیکن ہم یہودی ہیں۔ ہم نے تورات اور زبور جیسی الہامی کتابوں میں پڑھا ہے کہ یہاں نبی آخر الزّماں ﷺ آنے والے ہیں اور ہم یہاں رہ کر انہی کا انتظار کر رہے ہیں۔ ہماری کتب اور صحائفِ آسمانی کے مطابق پیغمبر آخر الزّماں ﷺ حلیم و کریم اور شفیق و مہربان ہونے کے ساتھ ساتھ مہمان نواز بھی ہوں گے۔ اس لیے ہم بھی اپنے آپ کو ان جیسی صفاتِ کریمہ سے متصف کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔''

تبع الحمیری اہلِ یثرب کی ان باتوں اور حسنِ سلوک سے نہایت متاثر ہوا۔ اس کے سینے میں سوز و گداز سے معمور دل پگھل گیا اور وہ بے اختیار رونے لگا۔ وہ اس بات سے اثر پذیر ہوا کہ وہ پیغمبر ابھی مبعوث بھی نہیں ہوئے لیکن ان کے اوصافِ کریمہ پر لوگوں نے عمل شروع کر دیا ہے، وہ روتا جاتا تھا اور کہتا تھا کہ کاش وہ اس نبی کریم ﷺ کے دورِ مسعود میں ہوتا۔ ان پر ایمان لاتا اور سرخرو ہوتا اور جب وہ اپنی قوم کے مظالم سے تنگ آ کر یہاں تشریف لاتے تو ان کا خدمت

گزار ہوتا۔

نبی اکرم ﷺ کے بارے میں دل آویز باتیں سن کر اس کا شوقِ دیدار بڑھ گیا۔ اس نے اہلِ یثرب سے اجازت مانگی تا کہ وہ اس شہرِ محبوب کی گلیوں' بازاروں اور مکانوں کی زیارت کر سکے۔ اجازت ملنے پر وہ شہر میں داخل ہوا۔ پورا لشکر اس کے ساتھ تھا۔ آج وہ فاتح نہیں' مفتوح تھا' بادشاہ نہیں دلگیر تھا۔ وہ دل گرفتہ جلوس کے ساتھ یثرب کے بازاروں اور گلیوں میں گھومتا رہا۔ اس کے شوقِ فراواں اور ذوقِ بے پایاں کا یہ عالم تھا کہ درد سے لبریز اور سوز سے معمور اشعار پڑھنے لگا۔ حتیٰ کہ مؤرخین بتاتے ہیں کہ اس کے لشکریوں نے یا محمد (ﷺ) یا محمد (ﷺ) کے نعرے لگائے اور حضور پرنور کو یاد کر کے بے حد روئے اور آنسو بہائے۔

تاریخِ عالم میں عید میلاد النبی ﷺ کا پہلا جلوس

یوں معلوم ہوتا ہے کہ تاریخِ عالم میں عید میلاد النبی ﷺ کا یہ پہلا جلوس تھا جو سرورِ کائنات ﷺ کی ولادت باسعادت سے ایک ہزار برس قبل اسی شہر میں نکالا گیا جہاں آپ ﷺ تشریف لانے والے تھے اور وہ شہر دار الہجرت بننے والا تھا۔ آقائے نامدار کی ولادت یعنی آمد کی خوشی میں یہ ایسا عظیم الشان جلوس تھا جس کی قیادت اس وقت کا بہت بڑا حکمران کر رہا تھا اور اس کے اکابرینِ سلطنت' عمائدین اور لشکری عقیدت و احترام کے پھول نچھاور کرتے دست بستہ اور سر جھکائے اس کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔ انسان اس واقعہ سے حیران و ششدر رہ جاتا ہے۔ وہ کیسے مہمانِ محترم ہیں جن کا جلوس ان کی آمد سے ایک ہزار سال قبل نکالا جا رہا تھا جس میں شاہ و گدا' ادنیٰ و اعلیٰ' امیر و غریب سبھی خلوصِ دل سے شریک تھے۔

تبع الحمیری نے اس کے بعد یثرب کے سارے شہر کو صاف کرایا۔ عالی شان اور خوبصورت عمارتیں تعمیر کرائیں۔ اس کی خواہش تھی کہ وہ یہیں کا ہو رہے اور یہودی علماء کے ساتھ وہ بھی نبی آخر الزماں ﷺ کا انتظار کرے لیکن امورِ سلطنت نے یہ خواہش پوری نہ ہونے دی۔

Marfat.com

بعض روایات کے مطابق وہ کافی مدت یہاں مقیم رہا لیکن اس کی عدم موجودگی میں یمن میں بغاوت ہوگئی تو اسے بادلِ نخواستہ واپس کوچ کرنا پڑا۔ اس نے اپنی خواہش کی تکمیل کے لیے چار سو علماء کو خوبصورت مکانات بنوا کر دیئے اور انہیں گذراوقات کے لیے باغات لگوا کر دیئے اس کے بعد اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا ایک خط بھی دیا جس پر اپنی مہر لگا کر بادشاہ نے اسے صندوقچے میں مقفل کر دیا۔ چابی اور خط وہاں بسائے جانے والے اپنی فوج کے ایک سردار ''شامول'' کے حوالے کر کے اسے سخت تاکید کی کہ اگر اسے نبی آخرالزّماں ﷺ کا زمانہ اور دیدار پُرانوار نصیب ہو تو یہ خط بصدِ احترام انہیں پیش کر دینا اور اگر تمہیں یہ سعادت نصیب نہ ہو سکے تو اپنی اولاد کو تاکید کر دینا کہ وہ نسلاً بعد نسل وصیت کا سلسلہ جاری رکھے حتیٰ کہ وہ روزِ سعید آ جائے جب وہ پیغمبر و رہبرِ کامل دنیا و جہاں میں تشریف لے آئیں۔ شاہِ یمن تبع الحمیری نے اپنے خط میں لکھا:

''یہ خط حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی جانب ہے جو حضرت عبداللہ کے بیٹے، خاتم النبیین اور رسولِ رب العالمین ہیں۔ تبع بن وردع کی طرف سے۔ امابعد اے محمد (ﷺ)! میں آپ پر اور آپ کی کتاب پر ایمان لایا جو اللہ نے آپ پر نازل کی۔ آپ کے دین پر اور آپ کی سنت پر بھی ایمان لایا، آپ کے رب پر ایمان لایا جو تمام جہانوں اور تمام چیزوں کا رب اور مالک ہے۔ میں ایمان لایا۔ آپ ﷺ کے رب کی طرف سے ایمان اور اسلام کی جو فضیلتیں نازل ہوئیں میں نے انہیں قبول کیا۔ اگر میں نے آپ (ﷺ) کو پایا تو میں نے نعمت حاصل کر لی اور اگر نہ پا سکا تو آپ میرے لیے قیامت کے دن شفاعت فرما دیجیے اس لیے کہ میں آپ کی اوّلین اُمت میں سے ہوں۔ لِلّٰہ اس دن مجھے فراموش نہ کیجیے گا۔ میں نے آپ (ﷺ) کی اتباع، آپ (ﷺ) کی تشریف آوری اور آپ (ﷺ) کی بعثت سے پہلے کی ہے۔ میں آپ (ﷺ) کی ملت اور آپ (ﷺ) کے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر قائم ہوں۔''

Marfat.com

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی سعادت

کتبِ سیر و تاریخ میں درج ہے کہ یہ خط نسلاً بعد نسل حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ شامول کی اکیسویں پشت میں سے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ سرورِ کائنات ﷺ کی اونٹنی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے قریب بیٹھ گئی اور حضور پُرنور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر ٹھہرے۔ وہ انصار جنہوں نے آنحضرت ﷺ کی حمایت و مدد کی، تبع کے آباد کردہ چار سو علماء و حکماء کی اولاد میں سے تھے۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ انصار کوئی معمولی لوگ نہ تھے۔ ایک دوسری روایت کے مطابق حضور نبی اکرم ﷺ جب مدینہ تشریف لا رہے تھے تو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے ایک معتبر شخص کے ذریعے وہ مکتوبِ گرامی حضور پرنور ﷺ کی خدمت میں روانہ کر دیا تا کہ وہ جلد از جلد آپ ﷺ تک پہنچ جائے اور وہ اس بارِ امانت سے سبکدوش ہو جائیں جو صدیوں سے ان کے خاندان میں چلا آ رہا تھا۔ ہجرت کے دوران نبی اکرم ﷺ ابھی قبیلہ بنی سلیم میں تھے کہ یہ قاصد پہنچ گیا۔ آنحضرت ﷺ نے اس شخص کو دیکھتے ہی فرمایا:

''تو ابو یعلی ہے؟ اور کیا تبع کا خط تیرے ہی پاس ہے؟''

یہ الفاظ سن کر وہ شخص حیران و ششدر رہ گیا کیونکہ وہ حضور ﷺ کو پہچانتا بھی نہیں تھا اور نہ حضور ﷺ پہلے کبھی اس سے ملے تھے۔ اس نے حیران ہو کر دریافت کیا:

''آپ کون ہیں اور مجھے آپ کے چہرے سے جادو کے آثار بھی نظر نہیں آتے۔''

حضور ﷺ نے فرمایا:

''میں محمد بن عبداللہ ہوں اور صاحبِ کتاب ہوں۔ اللہ نے مجھے رسول بنا کر بھیجا ہے۔''

ابو یعلی نے خط جیب سے نکالا اور حضور ﷺ کی خدمتِ عالیہ میں پیش کر دیا۔ حضور اکرم ﷺ جب اس خط کے مضمون سے مطلع ہوئے تو آپ ﷺ نے زبان مبارک سے تین مرتبہ

Marfat.com

فرمایا: مرحبا یااخی الصالح یعنی اے صالح بھائی مرحبا۔

سب سے پہلا عاشقِ رسول ﷺ

اس واقعہ سے یہ بات کھل کر سامنے آ جاتی ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ نے یہ ارشاد کیوں فرمایا کہ یہ ناقہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے مامور ہے اور یہ وہیں ٹھہرے گی جہاں اس کی منزل ہے۔ چنانچہ دنیا والوں نے دیکھا کہ آقائے نامدار کی اونٹنی وہاں پر ہی رکی جو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا دروازہ تھا اور پھر یہیں مسجد نبوی بھی تعمیر ہوئی۔ اسی بناء پر شیخ زید الدین مراغی فرماتے ہیں کہ اگر یہ کہہ دیا جائے کہ رسول اکرم ﷺ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان میں نہیں اترے، بلکہ اپنے ہی مکان میں اترے تھے تو بے جا نہ ہوگا کیونکہ یہ مکان ایک ہزار سال قبل آپ ﷺ کے لیے ہی تعمیر کرایا گیا تھا اور ایک سچے عاشقِ رسول کی یہ آرزو تھی کہ نبی آخر الزّماں ﷺ وہاں قیام فرمائیں اور اس طرح اس کا پیغامِ درد اُن تک پہنچ سکے۔ یہ ایک دردمند کی فریاد تھی جو مقبولِ بارگاہ ہو چکی تھی۔ زمان و مکان کے فاصلے مٹ چکے تھے اور نبی اکرم ﷺ کی ناقہ وہیں رکی جہاں ایک ہزار سال قبل رکنے کا اللہ نے تبع الحمیر ی کے ذریعے انتظام فرما دیا تھا۔ یہ مکان دراصل آپ ﷺ ہی کے لیے تعمیر کیا گیا تھا اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا قیام محض آپ ﷺ کی تشریف آوری کے انتظار کے لیے تھا۔ پھر آنحضرت ﷺ کے یہ الفاظ مبارک پُر از معنی معلوم ہوتے ہیں کہ ''مرد اپنے سامان کے ساتھ ہوتا ہے۔'' چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے اسی مکان میں قیام فرمایا۔ کتنے محترم ہیں وہ لوگ جن کی آرزوئیں پایہ تکمیل تک پہنچ جاتی ہیں۔ کتنے سعادت مند ہیں وہ لوگ جن کی تمنائیں بر آتی ہیں اور برگ و بار لاتی ہیں اور کتنے عظیم ہیں وہ لوگ جن کی خواہشیں اور دعائیں مقبولِ بارگاہ ہو جاتی ہیں۔ تبع الحمیر ی اور اس کے چار سو ساتھی کتنے عظیم تھے اور کتنے سعادت مند تھے کہ ایک ہزار سال نبی آخر الزّماں ﷺ کے انتظار میں گزار دیئے۔ دس صدیوں پر محیط طویل فاصلے نہ ان کی آرزوؤں میں کمی کر سکے اور نہ ان کے

Marfat.com

ارادوں کو متزلزل کر سکے۔ انتظار کے لمحات کتنے کٹھن ہوتے ہیں۔ یہ ان سے پوچھیے جو محبوب کے انتظار میں ہوتے ہیں۔ انتظار میں تو لمحات مہینے اور مہینے سال بن جاتے ہیں اور سال صدیاں لگتی ہیں لیکن ان لوگوں کی عظمت، ہمت اور جرأت پر سلام جنہوں نے انتظارِ محبوب میں صدیاں گزار دیں۔ آخر کار ان کی اولادِ سعید نے وہ مقامِ بلند حاصل کیا جس کے لیے دنیا ترستی ہے اور ابدالآباد تک ترستی اور تڑپتی رہے گی۔

مدینہ کی اس سرزمین پر دس صدیوں کے دوران کیا کیا واقعات بیت گئے، کیا کیا اور کیسے نشیب و فراز گزر گئے، کیسے کیسے قافلے اور کارواں آئے اور چلے گئے؟ کتنے ماہ و سال آئے لیکن اہلِ مدینہ کا انتظار ختم نہ ہوا۔ وہ انتظار کرتے رہے اور کرتے رہے، انتظار ہی ان کی معراج تھا اور انتظار ہی ان کا مقصود اور نصب العین تھا اور آخر کار وہ وقت آیا کہ وہ اپنی مراد پا گئے۔ دوسری طرف اہلِ مکہ کی نامرادی دیکھیے کہ ان کے گھر چاند نکلا لیکن اس کی روشنی دیکھ کر ان کی آنکھیں چندھیا گئیں اور ادھر یہ اہلِ انتظار تھے کہ سرفراز ہو گئے اور اپنے منتہائے مقصود کو پہنچ گئے۔ جہاں تک تبع الحمیری کا تعلق ہے وہ بھی سرفراز ہوا اور اپنی منزلِ مراد کو پہنچا اور صالح بھائی کا خطاب پایا۔ خط کے مندرجات سننے کے بعد اس کے بارے میں رسول ﷺ کا ارشاد تھا کہ مرحبا! صالح بھائی۔ یہ کوئی معمولی اعزاز نہ تھا اور جہاں تک شامول کا تعلق ہے اس کی نسل سے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو میزبانی کا شرف حاصل ہوا جو کسی اور کو بسیار کوشش اور خواہش کے باوجود نہ مل سکا۔

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا

اس کے ساتھ ساتھ اہلِ مدینہ کو ''انصار'' کا لقب ملا۔ یعنی مدد کرنے والے۔ اگر تبع الحمیری کے اشعار کی جانب توجہ کی جائے تو اس نے ایک ہزار سال قبل کہا تھا:

''اگر میری عمر آپ ﷺ تک پہنچی تو میں ادنیٰ غلام کی طرح آپ ﷺ کی خدمت کروں گا اور آپ ﷺ کا معین و مددگار بنوں گا۔ آپ ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ جہاد کروں گا اور آپ ﷺ کے دل سے ہر غم کو دور کر دوں گا۔''

Marfat.com

تبع الحمیری کی یہ دعا قبول و مسعود ٹھہری اور اس کے آباد کیے گئے چار سو علماء و حکماء کی اولاد آگے چل کر نبی امیّ ﷺ کی معین و مددگار بنی اور انہوں نے رسولِ اکرم ﷺ کے تمام دکھ درد دور کرنے میں اپنی تمام تر قوتیں اور توانائیاں صرف کر دیں' جان و مال سے دریغ نہ کیا اور امداد طلب کرنے کے وقت کہا:

''یارسول اللہ ﷺ! ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ ﷺ فرمائیں گے تو آگ میں بھی کود جائیں گے۔ آپ حکم دیں گے تو سمندر میں چھلانگیں لگا دیں گے۔ ہم موسیٰ علیہ السلام کی قوم نہیں جو یہ کہیں کہ جائیں آپ اور آپ کا خدا جنگ لڑیں اور ہم یہاں انتظار کرتے ہیں۔''

اس کے برعکس اہلِ مکہ نے آپ ﷺ کو اتنے دکھ دیئے' اتنے مصائب اور تکالیف سے دوچار کیا کہ آج ان کی معمولی یاد سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ انہوں نے آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا جینا دوبھر کر دیا' گھر بار چھین لیا لیکن اہلِ مدینہ کو وہ مقام و مرتبہ عطا ہوا کہ جس پر تاریخ عالم رہتی دنیا تک فخر کرتی رہے گی۔

انصار کو یہ اعزاز اور مرتبہ حضور اکرم ﷺ کے پہلے عاشق تبع الحمیری کی بدولت حاصل ہوا جس نے جلوس کی صورت میں میلاد مصطفیٰ ﷺ منانے کی اوّلین سعادت حاصل کی تھی۔

باب سوم

حالتِ قیام میں درود اور سلام پڑھنا

عرفِ عام میں قیام کے معنی کھڑے ہو کر آقا پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود و سلام بھیجنا ہے۔ بعض لوگ درود و سلام کھڑے ہو کر پڑھنے پر اعتراض کرتے ہیں تو اُن کی خدمت میں عرض ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر سن کر کھڑے ہونا تعظیم ہے جو بندۂ مومن کا شعار ہے۔

قیام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل سے ثابت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمارے ساتھ تشریف فرما ہوا کرتے۔ جب مجلس برخاست کر کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لے جاتے تھے اور جب تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ازواجِ مطہرات میں سے کسی کے حجرہ میں داخل نہ ہو جاتے ہم کھڑے رہتے۔

دربارِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نعت خواں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں:

قیامی للعزیز علی فرض　　و ترک الفرض انی یستقیم

عجبت لمن له عقل و لب　　یری هذا الجمال ولا یقوم

ترجمہ: دوست کی تعظیم میں کھڑے ہونا مجھ پر فرض ہے تعظیم کو چھوڑ دینا کیسے درست ہو سکتا ہے صاحبِ عقل و شعور کے لئے یہ امر تعجب انگیز ہے کہ وہ اس جمالِ جہان کو دیکھے مگر کھڑا نہ ہو۔

Marfat.com

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہٗ کے یہ اشعار جو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں کہے گئے اور آپ ﷺ نے اس سے منع نہیں فرمایا، ہمارے لئے کافی ہیں اور ہمیں کسی دوسرے فتوے کی ضرورت نہیں ہے اور پھر یہ ادب کا تقاضا ہے کہ کائنات کی سب سے اعلیٰ ہستی کا ذکر ہو اور سننے والا ادب سے کھڑا ہو جائے تو اسے ناجائز کیسے کہا جا سکتا ہے؟ ہمارے نزدیک تو ''ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں'' اور ''باادب بانصیب بے ادب بے نصیب''۔

چند اکابرینِ حق کی رائے پیشِ خدمت کرتے ہیں:

سید احمد زینی شافعی رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ مکہ مکرمہ کے مفتی بھی رہ چکے ہیں۔

❁ جرت العارة ان الناس اذا سمعوا ذکر و ضعه صلی الله علیه وسلم یقولون تعظیما که صلی الله علیه وسلم و هذا القیام مستحسن لما فیه من تعظیم النبی صلی الله علیه وسلم و قدفعل ذلك كثير من علماء الامة الذين يقتدىٰ بهم۔ (سیرتِ نبوی ﷺ)

ترجمہ: لوگوں کی عادت جاری ہے کہ جب ولادت پاک کا ذکر سنتے ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کیلئے قیام کرتے ہیں، یہ قیام مستحسن ہے کیونکہ اس میں نبی کریم ﷺ کی تعظیم ہے اور یہ قیام بہت سے علمائے اُمت نے کیا ہے جو مقتدا اور پیشوا مانے گئے ہیں۔

شیخ علی بن برہان الدین حلبی شافعی رحمۃ اللہ علیہ

❁ قد و جد القیام عند ذکر اسمه صلی الله علیه وسلم من عالم الامة ومقتدی الائمة دینا و ورعا الامام تقی الدین السبکی و تابعه علی ذلك مشائخ الاسلام فی عصره۔ (سیرتِ حلبی)

ترجمہ: بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نامِ مبارک کے ذکر کے وقت ایسے عالمِ اُمت اور

Marfat.com

پیشوائے آئمہ سے قیام ثابت ہے جو دین اور پرہیز گاری میں مشہور ہیں جن کا نام امام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ ہے اس قیام میں بڑے بڑے مشائخِ اسلام نے انکے زمانہ میں اتباع کی ہے۔

حضرت امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا قیام (م-756ھ)

❁ حکی بعضهم ان الامام السبکی اجتمع عنده جمع کثیر من علماء عصره فانشد منشدا قول الصر صری فی ماحه صلی اللّٰه علیه وسلم قلیل لمدح المصطفی الخط بالذهب علی و رق من خط احسن من کتب ان تنهض الاشراف عند سماعه قیاما صغوفا او جثیا علی الرکب فعند ذلك قام الامام السبکی رحمه الله و جمیع من فی المجلس فحصل انس کبیر بذلك المجلس و یکفی مثل ذلك فی الاقتدآء۔ (سیرتِ حلبی وسیرتِ نبوی)

ترجمہ: بعض حضرات نے بیان کیا کہ حضرت امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ان کے زمانہ میں ایک بڑی جماعت علماء کی حاضر تھی کہ ایک نعت خواں نے ابوذکریا یحییٰ صرصری رحمۃ اللہ علیہ کے وہ اشعار جو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح شریف میں تھے، پڑھے ''مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح کیلئے اچھے کاتب کے خط سے سنہری خط چاندی پر لکھوایا جائے تو بھی کم ہے اگر شریف انسان ان کا ذکر سنتے ہی کھڑے ہو جائیں، حالتِ قیام میں صف بستہ یا گھٹنوں کے بل۔'' یہ سنتے ہی امام سبکی رحمتہ اللہ علیہ کھڑے ہو گئے اور سب مجلس والوں نے بھی قیام کیا اور مجلس میں ایک وجد طاری ہو گیا' ایسے امام اور علماء کا قیام کرنا ہمارے لئے کافی ہے۔

حضرت شیخ عبدالرحمٰن صفوری شافعی رحمۃ اللہ علیہ

❁ القیام عند ولدته صلی اللّٰه علیه وسلم لاانکار فیه فانه من البدع المستحسنةوقد اَفتے جماعته باستحبابه عند ذکرولادته و ذلك من الاکرام و التعظیم

Marfat.com

له صلی اللّٰه علیه وسلم و اکرامه و تعظیمه واجب علی کل مومن ولا شك ان القیام له عند الولادة من التعظیم والاکرام قال مؤلف رحمته اللعلمین لواستطعت القیام علی راسی لفعلت ابتغی بذلك الزلفی عنداللّٰه عزوجل۔ (نزہتہ المجالس)

ترجمہ: سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذکرِ ولادت کے وقت قیام کرنے میں کوئی انکار نہیں کیونکہ یہ بدعت حسنہ سے ہے اور بے شک ایک جماعتِ علماء نے آپ ﷺ کی ولادتِ پاک کے ذکر کے وقت استحبابِ قیام کا فتویٰ دیا ہے کیونکہ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اکرام وتعظیم ہے اور آپ کا اکرام اور تعظیم ہر مومن پر واجب ہے' اس میں کوئی شک نہیں کہ وقتِ ذکرِ ولادت، قیام میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعظیم واکرام ہے۔ خود مؤلف (عبدالرحمٰن صفوری رحمتہ اللہ علیہ) کہتے ہیں ''قسم ہے اس ذات کی! جس نے اپنے حبیب ﷺ کو دونوں جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے اگر میں سَر کے بل کھڑا ہوسکتا تو بھی قیام کرتا، محض بارگاہِ الٰہی میں قرب حاصل کرنے کیلئے۔

❁ امام احمد رضا خاں بریلویؒ نے ''اقامۃ القیامہ علی طاعن القیام النبی تہامہ'' کے عنوان سے قیام کے مسئلہ پر رسالہ تحریر فرمایا ہے جس میں بہت سے آئمہ، محدثین اور مشائخ کی تحریروں سے درود وسلام میں قیام کو ثابت کیا ہے۔ اس میں سے انتخاب پیشِ خدمت ہے۔

1۔ مولانا سیّد جعفر برزنجی رحمتہ اللہ علیہ

عالم کامل عارف باللہ سیّد مولانا سیّد جعفر برزنجی قدس سرہٗ العزیز جن کا رسالہ عقد الجوھر فی مولد النبی الازھر ﷺ حرمین محترمین ودیگر بلادِ اسلام میں رائج ہے اور مولانا رفیع الدین نے تاریخ الحرمین میں اس رسالے اور اس کے مصنف جلیل القدر کی نہایت مدح وثنا لکھی ہے۔ اپنے رسالہ مبارکہ میں فرماتے ہیں:

قد استحسن القیام عند ذعر ولادته الشرینة ائمة ذوروایة وردیة فطوبٰی لمن کان تعظیمه صلی الله علیه وآلہٖ وسلم غایة مرامة

Marfat.com

ترجمہ: بے شک نبی کریم ﷺ کے ذکرِ ولادت کے وقت قیام کرنا ان اماموں نے مستحسن سمجھا ہے جو صاحبِ روایت و درایت تھے تو شادمانی اس کے لیے، جس کی نہایت مراد و مقصود نبی کریم ﷺ کی تعظیم ہے۔

2۔ فقیہہ محدث مولانا عثمان بن حسن دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ

فقیہہ محدث مولانا عثمان بن حسن دمیاطیؒ اپنے رسالہ اثبات قیام میں فرماتے ہیں:

القيام عند ذكر ولادة سيد المرسلين ﷺ امر لا شك فى اسحبابه و استحسانه وندبه يحصل لفاعله من الثواب الاوفرر الخير الاكبر لانه تعظيم اى تعظيم النبى الكريم و سى الخلق العظيم الذى اخرجنا الله به من ظلمات الكفر الى الايمان و خلصتا الله به من نار الجهل الى جنات المعارف والايقان فتعظيمه صلى الله عليه وآله وسلم قيه مارعة الى رضاء رب العلمين و اطهار اقوى شعائر لدين و من يعظم شعائر الله نأتها من تقوى القلوب ومن يعظيم حرمت الله فهو خير له عند ربه

ترجمہ: قرأت مولد شریف میں ذکرِ ولادت سیّد المرسلین ﷺ کے وقت حضور نبی کریم ﷺ کی تعظیم کے لیے قیام کرنا بے شک مستحب و مستحسن اور ادب ہے اور ایسا کرنے والے کو ثوابِ کثیر و خیرِ اکبر حاصل ہوگی اور نبی کریم ﷺ کی تعظیم اس سے بڑھ کر ہونی چاہیے کہ جو صاحبِ خُلقِ عظیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں جن کی برکت سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں ظلماتِ کفر سے نورِ ایمان کی طرف لایا اور ان کے سبب ہمیں دوزخ اور جہل سے بچا کر بہشتِ معرفت و یقین میں داخل فرمایا تو حضور نبی کریم ﷺ کی تعظیم میں خوشنودی رب العالمین کی طرف دوڑنا ہے اور قوی ترین شعائرِ دین کا آشکار کرنا اور جو تعظیم کرے شعائرِ خدا کی تو وہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے اور جو تعظیم کرے خدا کی حرمتوں کی تو وہ اس کے لیے اس کے رب کے یہاں بہتر ہے"۔

دلائل نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

فاستفيد من مجموع ما ذكرنا استحباب القيام له صلى الله عليه وسلم عند ذكر ولادته

Marfat.com

لما فی ذلك من التعظيم له صلى الله عليه وآلہٖ وسلم لا يقال القيام عند ذكر ولادته صلى الله عليه وآلہٖ وسلم بدعته لا نالقول ليس كل بدعت مذمومة كما اجاب بذلك الامام المحقق الولى ابو ذرعة العراقى سئل عن فعل المولد امستحب او مكروه وهل وردفيه شئى او فعل به من يقتدى به فاجاب بقوله الوليمة و اطعام الطعام مستحب كل وقت فيكف اذا اتفم الى ذلك السرور بظهور نور النبوة فى هذا الشهر الشريف ولا نعلم ذلك عن السلف ولا يلزم من كوته بدعة كوته مكروها فكم من بدعة مستحبة بل واجبة اذا لم تنضم بذلك مفدة والله الموفق

ترجمہ: ان سب دلائل سے ثابت ہوا کہ ذکرِ ولادت شریف کے وقت قیام مستحب ہے کہ اس میں نبی کریم ﷺ کی تعظیم ہے کوئی یہ نہ کہے کہ یہ قیام تو بدعت ہے اس لیے ہم کہتے ہیں کہ ہر بدعت بری نہیں ہوتی جیسا کہ یہی جواب امام محقق ولی ابوذرعہ عراقی نے دیا جب ان سے مجلسِ میلاد کے بارے میں پوچھا گیا تھا کہ مستحب ہے یا مکروہ اور اس میں کچھ وارد ہوا ہے یا کسی پیشوا نے کی ہے، تو جواب میں فرمایا ولیمہ اور کھانا کھانا ہر وقت مستحب ہے پھر اس صورت کا کیا پوچھنا، جب اس کے ساتھ اس ماہِ مبارک میں ظہورِ نورِ نبوت کی خوشی مل جائے اور ہمیں یہ امر سلف سے معلوم نہیں۔ نہ بدعت ہونے سے کراہت لازم کہ بہت سی بدعتیں مستحب بلکہ واجب ہوتی ہیں جب ان کے ساتھ کوئی خراب مضمون نہ ہو اور اللہ تعالیٰ توفیق دینے والا ہے۔

پھر ارشاد فرماتے ہیں:

قد اجتمعت الامة المحمدية من اهل السنته والجماعة على استحسان القيام المذكور و قد قال صلى الله عليه وآلہٖ وسلم لا تجتمع امتى على الضلالة

ترجمہ: بے شک امت مصطفیٰ ﷺ سے اہلِ سنت و جماعت کا اجماع و اتفاق ہے کہ یہ قیام مستحسن ہے اور بے شک نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں ''میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوتی''۔

Marfat.com

3۔ علامہ ابوزید رحمتہ اللہ علیہ

علامہ ابوزید اپنے رسالہ میلاد میں لکھتے ہیں:

استحسن القیام عند ذکر الولادہ

ترجمہ: ذکرِ ولادت کے وقت قیام مستحسن ہے۔

4۔ مولانا سیّد احمد زین دحلان مکی قدس سرہٗ الملکی

خاتمۃ المحدثین زین الحرم عین الکرم مولانا سیّد احمد زین دحلان مکی قدس سرہٗ الملکی اپنی کتاب مستطاب الدرالسنیہ فی الردعلی الوہابیہ میں فرماتے ہیں:

من تعظیمه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الفرح بلیلة ولادته و قرائة المولد و القیام عند ذکر ولادته صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واطعام الطعام و غیر ذلك مما یعتاد الناس فعله من انواع البرفان ذلك کل من تعظیمه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و قد افردته المولد وما یتعلق بها بالتالیف داعتنی بذلك کثیر من العلماء فالموافی ذالك مصنفات مشحونة بالادلته والبراهین فلا حاجة لنا الی طالالة بذلك

ترجمہ: (قیام) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم سے ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شبِ ولادت کی خوشی منانا اور مولد شریف پڑھنا اور ذکرِ ولادتِ اقدس کے وقت کھڑا ہونا اور مجلس شریف میں حاضرین کو کھانا کھلانا اور ان کے سوا اور نیکی کی باتیں جو مسلمانوں میں رائج ہیں کہ یہ سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم سے ہیں اور یہ مسئلہ مجلسِ میلاد اور اس کے متعلقات کا ایسا ہے جس میں مستقل کتابیں تصنیف ہوئیں اور بکثرت علمائے دین نے اس کا اہتمام فرمایا اور دلائل و براہین سے بھری ہوئی کتابیں اس میں تالیف فرمائیں تو اس مسئلہ میں تطویل کلام کی حاجت نہیں۔

5۔ مولانا محمد بن یحییٰ حنبلی رحمتہ اللہ علیہ

مولانا محمد بن یحییٰ حنبلی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

نعم یجب القیام عند ذکر ولادته صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از یحضر روحانیة صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فعند لك یجب

Marfat.com

التعظیم والقیام

ترجمہ: ہاں! ذکرِ ولادتِ حضور نبی کریم ﷺ کے وقت قیام ضروری ہے کہ روحِ اقدس حضور نبی کریم ﷺ جلوہ فرما ہوتی ہے تو اس وقت تعظیم و قیام لازم ہوا۔

6۔ سراج العلماء عبداللہ سراج رحمتہ اللہ علیہ مکی مفتی حنیفہ

سراج العلماء عبداللہ سراج مکی مفتی حنیفہ فرماتے ہیں:

توارثه الائمه الاعلام و اقره الائمة والحكام من غير نكير و رواد و لهذا كان حسنا و من يستحق التعظيم غيره ﷺ و يكفى اثر عبد الله بن مسعود رضى الله عنه ما راه المسلمون حسنا فهو عند الله حسن

ترجمہ: یہ قیام مشہور اماموں میں برابر متواتر چلا آتا ہے اور اسے آئمہ و حکام نے برقرار رکھا اور کسی نے رد اور انکار نہیں کیا لہٰذا مستحب ٹھہرا اور نبی کریم ﷺ کے سوا اور کون تعظیم کا مستحق ہے اور سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہٗ کی حدیث کافی ہے ''جس چیز کو اہلِ اسلام نیک سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی نیک ہے۔''

باب چہارم

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں اکابرینِ حق کی رائے

تاریخِ میلاد

میلادِ پاک کو مروجہ اہتمام کے ساتھ منعقد کرنے کی ابتدا اربل کے حکمران سلطان مظفر (سلطان صلاح الدین ایوبی کے بہنوئی) جس کا پورا نام ابوسعید کوکبری بن زین علی بن بکسگین ہے، سے ہوئی۔

اس کا شمار عظیم المرتبت بادشاہوں اور فیاض امراء میں ہوتا ہے۔اس نے کئی اور نیک کارنامے بھی سرانجام دیئے اور یادگاریں قائم کیں' کوہِ تا سیون کے دامن میں جامع مظفری تعمیر کرائی۔ابنِ کثیر اس بارے میں لکھتے ہیں:

''سلطان مظفر ربیع الاوّل کے مہینے میں میلاد شریف کا نہایت شان وشوکت اور تزک واحتشام سے اہتمام کرتا تھا اور اس سلسلہ میں ایک عظیم الشان جشن منعقد کرتا۔وہ ایک ذکی القلب' دلیر' زیرک' عالم اور عادل حکمران تھا۔اللہ اس پر رحمت کرے اور معزز مقام ومرتبہ سے نوازے۔ شیخ ابوخطاب بن دحیہ نے اس کیلئے میلاد شریف کے موضوع پر ایک کتاب بھی لکھی جس کا نام انہوں نے ''التنویر فی المولد البشیر النذیر'' رکھا۔جس پر سلطان نے انہیں ایک ہزار دینار انعام دیا۔وہ تادمِ مرگ حکمران رہا' اس کی وفات ۶۳۰ ہجری میں شہر عکا میں ہوئی۔اس وقت اس نے فرنگیوں کا محاصرہ کر رکھا تھا۔مختصر یہ کہ انتہائی نیک سیرت اور پاک طینت شخص تھا۔''

Marfat.com

❁ سبط ابنِ الجوزی نے مرآۃ الزمان میں لکھا ہے: سلطان مظفر کے ہاں میلادِ پاک میں شریک ہونے والے ایک شخص نے بیان کیا کہ اس نے خود شمار کیا کہ شاہی دسترخوان پر پانچ سو خستہ بکریاں، دس ہزار مرغیاں، ایک لاکھ آبخورے، اور تیس ہزار ٹوکرے شیریں پھلوں سے لدے ہوئے پڑے تھے۔

مزید لکھتے ہیں کہ میلادِ پاک کی تقریب پر سلطان کے ہاں بڑے بڑے جید علماء کرام اور جلیل القدر صوفیاء آتے، جنہیں وہ خلعت واکرام شاہی سے نوازتا تھا، صوفیاء کیلئے ظہر سے لے کر اگلے دِن فجر تک محفلِ سماع ہوتی، جس میں وہ بنفس نفیس شریک ہوتا اور صوفیاء کے ساتھ مل کر وجد کرتا تھا۔ ہر سال میلادِ پاک پر تین لاکھ دینار خرچ کرتا۔ باہر سے آنے والوں کیلئے اس نے ایک مہمان خانہ مخصوص کر رکھا تھا، جس میں ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ بلالحاظِ مرتبہ، مختلف اطراف و اکناف سے آکر ٹھہرا کرتے، اس مہمان خانہ پر ہر سال ایک لاکھ دینار خرچ ہوتے تھے۔ اسی طرح ہر سال دو لاکھ دینار فدیہ دے کر فرنگیوں سے اپنے مسلمان قیدی رہا کراتا اور حرمین شریفین کی نگہداشت اور حجاز مقدس کے راستے میں (حجاج کرام کیلئے) پانی مہیا کرنے کیلئے تین ہزار دینار سالانہ خرچ کیا کرتا تھا۔

یہ ان صدقات وخیرات کے علاوہ ہیں جو پوشیدہ طور پر کئے جاتے، اس کی بیوی ربیعہ خاتون جو سلطان صلاح الدین ایوبی کی ہمشیرہ تھیں، بیان کرتی ہیں کہ اس کی قمیض موٹے کرباس (کھدر کی قسم کے کپڑے) کی ہوتی تھی جو پانچ درہم سے زیادہ لاگت کی نہیں ہوتی تھی۔ کہتی ہیں کہ ایک بار میں نے اس سلسلے میں انہیں روکا تو انہوں نے کہا کہ میرے لئے پانچ درہم کا کپڑا پہن کر باقی صدقہ خیرات کر دینا اس سے کہیں بہتر ہے کہ میں قیمتی کپڑے پہنا کروں اور کسی فقیر اور مسکین کو خیر باد کہہ دوں۔

حجۃ الدین امام محمد بن ظفر المکی رحمۃ اللہ علیہ

❁ حجۃ الدین امام محمد بن ظفر المکی رحمۃ اللہ علیہ کہتے کہ الدر المنتظم میں ہے:-

Marfat.com

وقال العلامة ابن ظفر رحمته الله تعالٰی: بل فی الدر المنتظم: و قد عمل المحبون للنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرحاً بمولده الولائم، فمن ذلك ما عمله بالقاهرة المعزية من الولائم الكبار الشيخ أبو الحسن المعروف بابن قُفل قدس الله تعالٰی سره شيخ شيخنا ابی عبدالله محمد بن النعمان، و عمل ذلك قبل جمال الدين العجمی الهمدانی وممن عمل ذلك علی قدر وسعه يوسف الحجار بمصر وقد رأی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و هو يحرِّض يوسف المذكور علی عمل ذلك (صالحی، سبل الهدی والرشاد فی سيرة خير العباد1-363)

ترجمہ: اہلِ محبت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد کی خوشی میں دعوتِ طعام منعقد کرتے چلے آرہے ہیں۔ قاہرہ کے جن لوگوں نے محبت وعشق سے بڑی بڑی دعوتوں کا اہتمام کیا ان میں شیخ ابو الحسنی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں جو کہ ابنِ قفل قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ کے نام سے مشہور ہیں اور ہمارے شیخ ابو عبداللہ محمد بن نمان کے شیخ ہیں۔ یہ عملِ مبارک جمال الدین عجمی ہمدانیؒ نے بھی کیا اور مصر میں سے یوسف حجاز نے اسے بہ قدرِ وسعت منعقد کیا پھر انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (خواب میں) دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوسف حجاز کو عملِ مذکور کی ترغیب دے رہے تھے۔

امام عماد الدین بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ
(1373-1301ء)

امام حافظ عماد الدین ابو الفداد اسماعیل بن کثیر ایک نامور محدث، مؤرخ اور فقیہہ تھے آپ کی تفسیر ''تفسیر القران العظیم'' اور احادیث کی جامع کتاب ''جامع المسانید والسنن'' اور تاریخ کے میدان میں ''البداية والنهاية'' مستند کتب ہیں۔ آپ نے میلادِ پاک کے بارے میں ایک مختصر کتاب ''ذكر مولد رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم و رضاعة'' کے نام سے بھی تحریر کی ہے آپ اسی کتاب میں لکھتے ہیں:۔

❁ سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا ابولہب کی کنیز ثوبیہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ پلایا تھا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس چچا کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

کی ولادت کی خوشخبری دی تو اس نے اس خوشی میں اُسے اسی وقت آزاد کر دیا۔ جب اس کے مرنے کے بعد اس کے بھائی عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے اُسے خواب میں بُری حالت میں دیکھا تو پوچھا! تیرا کیا حال ہے؟ پس اس نے جواب دیا تم سے بچھڑنے کے بعد مجھے کوئی سکون نہیں ملا اور اپنی شہادت کی انگلی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا سوائے اس کے کہ ثوبیہ کو آزاد کرنے کی وجہ سے مجھے اس سے پانی پلایا جاتا ہے۔

حافظ ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ
(773ھ-852ھ/1372ء-1449ء)

شارحِ صحیح البخاری حافظ شہاب الدین نے ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ سے میلاد النبی ﷺ کی واضح طور پر تحقیق کی ہے۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

و قد سئل شیخ الاسلام حافظ العصر ابو الفضل ابن حجر عن عمل المولد فاجاب بما نصه: قال: و قد ظهر لی تخریجها علی اصل ثابت، وهو ما ثبت فی الصحیحین من "أن النبی ﷺ قدم المدینة فوجد الیهود یصومون یوم عاشوراء، فسألهم فقالوا: هو یوم اغرق الله فیه فرعون، و نجی موسٰی، فنحن نصومه شکرًا لِله تعالٰی فیستفاد منه فعل الشکر لِله تعالٰی علی ما مَنّ به فی یوم معین من اسداء نعمة، او دفع نقمة، و یعاد ذلك فی نظیر ذلك الیوم من کل سنة والشکر لِله تعالٰی یحصل بانواع العبادات کالسجود والصیام والصدقة والتلاوة و ای نعمة اعظم من النعمة ببروز هذا النبی ﷺ الذی هو نبی الرحمة فی ذلك الیوم" (حسن المقصد فی عمل المولد۔ امام سیوطیؒ)

ترجمہ: ایک بار شیخ الاسلام حافظ العصر ابوالفضل ابنِ حجر رحمۃ اللہ علیہ سے میلاد شریف کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے یہ جواب دیا "مجھے میلاد شریف کے بارے میں اصل تخریج کا پتہ چلا ہے "صحیحین" سے ثابت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے یہود کو روزہ رکھتے ہوئے پایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے پوچھا! ایسا

Marfat.com

کیوں کرتے ہو؟ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ اس دِن اللہ تعالیٰ نے فرعون کو غرق کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نجات دی تو ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکر بجالانے کے لیے روزہ رکھتے ہیں۔''

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی احسان و انعام کے عطا ہونے یا کسی مصیبت کے ٹل جانے پر کسی خاص معین دِن میں اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا اور ہر سال اس دِن کی یاد تازہ کرنا احسن ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر نماز و سجدہ، صدقہ اور تلاوتِ قرآنِ پاک اور دیگر عبادات کے ذریعے بجالایا جاسکتا ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت سے بڑھ کر نعمتوں میں سے کون سی نعمت ہے اس لیے اس دِن ضرور سجدہ شکرانہ بجالانا چاہیے۔

اس وجہ سے ضروری ہے کہ اسی معین دِن کو منایا جائے تاکہ یومِ عاشورہ کے حوالے سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ سے متابقت ہو۔

امام شہاب الدین ابوالعباس قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ
(851ھ-923ھ/1448ء-1517ء)

''صاحبِ ارشاد الساری الشرح صحیح البخاری'' امام شہاب الدین ابوالعباس بن ابی بکر قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں لکھتے ہیں:-

لا زال اهل الاسلام يحتفلون بشهر مولده ﷺ و يعملون الولائم و يتصدقون فى لياليه بأنواع الصدقات و يظهرون السرور و يزيدون فى المبرات و يعتنون بقراة مولده الكريم و يظهر عليهم من بركاته كل فضل عظيم و مما جرب من خواصه انه امان فى ذالك العام و بشرى عاجله بنيل البغية و المرام فرحم الله امراءً اتخذ ليالى شهر مولده المبارك أعياداً ليكون اشدعلة على من فى قلبه مرض۔ (المواہب اللدنیہ۔ امام قسطلانیؒ)

ترجمہ: ہمیشہ سے مسلمان حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے مہینے میں میلاد کی محافل منعقد کرتے آئے ہیں، وہ دعوتوں کا اہتمام کرتے ہیں، اس ماہ کی راتوں میں صدقات و

Marfat.com

خیرات کی تمام ممکنہ صورتیں بروئے کار لاتے ہیں اظہارِ مسرت اور نیکیوں میں کثرت کرتے ہیں اور میلاد شریف کے چرچے کیے جاتے ہیں۔ ہر مسلمان میلاد شریف کی محافل سے فیض یاب ہوتا ہے۔ میلاد شریف کی محافل کے انعقاد کی برکات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جس سال میلاد منایا جائے اس سال امن قائم رہتا ہے نیز نیک مقاصد اور دِلی خواہشات کی تکمیل ہوتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے ماہِ میلاد النبی ﷺ کی راتوں کو بھی بطورِ عید منا کر ان لوگوں کے شدتِ مرض میں اضافہ کیا جن کے دلوں میں (بغضِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سبب خطرناک) بیماری ہے۔

امام محمد الزرقانی رحمۃ اللہ علیہ
(1055ھ۔ 1122ھ/1645ء۔ 1710ء)

❁ استمر أهل الاسلام بعد القرون الثلاثة التى شهد المصطفٰى ﷺ بخير يتها، فهو بدعة۔ وفى أ نها حسنة، قال السيوطى: وهو مقتضى كلام ابن الحاج فى مدخله فانه انما ذم ما احتوى عليه من المحرمات مع تصريحه قبل بانه ينبغى تخصيص هذا الشهر بريادة فعل البرّ وكثرة الصدقات والخيرات وغيره ذلك من وجوه القربات۔ وهذا هو عمل المولد مستحسن والحافظ ابى الخطاب بن دحية الف فى ذالك "التنوير فى مولد البشير النذير" فا جازه الملك المنظفر صاحب اربل بالف دينار، واختاره ابو الطيب السبتى نزيل قوص وهولاء من اجلّة المالكية او مذمومة وعليه التاج الفا كهانى وتكفل السيوطى، لردّ مااستد اليه حرفاً حرفاً والاول اظهر، لما اشتمل عليه من الخير الكثير۔

يحتفلون: يهتمون بشهر مولده عليه الصلوٰة والسلام ويعملون الولائم ويتصدقون فى لياليه بانواع الصدقات ويظهرون السرور به، ويزيدون فى المبرات ويعتون بقرائة قصة مولده الكريم ويظهر عليهم من بركاته كل فضل عميم۔ (شرح المواہب اللدنیہ۔ امام

Marfat.com

زرقانی)

ترجمہ: اہلِ اسلام ان ابتدائی تین اَدوار (جنہیں حضور نبی اکرم ﷺ نے خیر القرون فرمایا ہے) کے بعد سے ہمیشہ ماہِ میلاد النبی ﷺ میں محافلِ میلاد منعقد کرتے چلے آرہے ہیں۔ یہ عمل (اگرچہ) بدعت ہے مگر ''بدعتِ حسنہ'' ہے (جیسا کہ) امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے:۔ اور ''المدخل'' میں ابنِ الحاج کے کلام سے بھی یہی مراد ہے اگرچہ انہوں نے ان محافل میں داخل ہو جانے والی ممنوعات (محرمات) کی مذمت کی ہے لیکن اس سے پہلے تصریح فرمادی ہے کہ اس ماہِ مبارک کو اعمالِ صالحہ اور صدقہ و خیرات کی کثرت اور دیگر اچھے کاموں کے لیے خاص کر دینا چاہیے۔ میلاد منانے کا یہی طریقہ پسندیدہ ہے۔ حافظ ابو خطاب بن دحیہ کا بھی یہی مؤقف ہے جنہوں نے اس موضوع پر ایک مستقل کتاب ''التنویر فی المولد البشیر و النذیر'' تالیف فرمائی جس پر مظفر شاہِ اربل نے انہیں ایک ہزار دینار (بطورِ انعام) پیش کیے۔ اور یہی رائے ابو طیب سبتی کی ہے جو قوص کے رہنے والے تھے۔ یہ تمام علماء جلیل القدر مالکی آئمہ میں سے ہیں۔ یا پھر یہ (عملِ مذکور) بدعتِ مذمومہ ہے جیسا کہ تاج فاکہانی کی رائے ہے۔ لیکن امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی طرف منسوب عبارات کا حرف بہ حرف رَدّ فرمایا ہے۔ (بہر حال) پہلا قول ہی زیادہ قابلِ ترجیح اور واضح تر ہے۔ بایں وجہ یہ اپنے دامن میں خیر کثیر رکھتا ہے۔ لوگ (آج بھی) ماہِ میلاد النبی ﷺ میں اجتماعات کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں اور اس کی راتوں میں طرح طرح کے صدقات و خیرات دیتے ہیں اور خوشی و مسرت کا اظہار کرتے ہیں۔ کثرت کے ساتھ نیکیاں کرتے ہیں اور مولود شریف کے واقعات پڑھنے کا اہتمام کرتے ہیں جس کے نتیجے میں اس کی خصوصی برکات اور بے پناہ فضل و کرم اُن پر ظاہر ہوتا ہے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ میلاد النبی ﷺ منانے کے متعلق فرماتے ہیں:

Marfat.com

❁ میرے نزدیک میلاد پاک دراصل ایک ایسی تقریبِ مسرّت ہوتی ہے جس میں لوگ جمع ہوکر بقدرِ سہولت قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے ہیں اور حضور نبی کریم ﷺ کے ظہور کے سلسلہ میں جو خوشخبریاں احادیث و آثار میں آئی ہیں اور جو خوارقِ عادات اور نشانیاں ظاہر ہوئی ہیں، انہیں بیان کرتے ہیں۔ پھر شرکائے محفل کے آگے دسترخوان بچھایا جاتا ہے وہ حسبِ ضرورت اور بقدرِ کفایت کھانا تناول کرتے ہیں اور دعائے خیر کرکے اپنے اپنے گھروں کو واپس جاتے ہیں۔ میلاد النبی ﷺ کے سلسلہ میں منعقد کی جانے والی یہ تقریبِ سعید، بدعتِ حسنہ ہے، جس کا اہتمام کرنے والے کو ثواب ملے گا، اس لئے کہ اس میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم، شان اور آپ ﷺ کی ولادت باسعادت پر فرحت وانبساط کا اظہار پایا جاتا ہے۔ (حسن المقصد فی عمل المولد)

❁ بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہمارے لیے نعمتِ عظیم ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہمارے لیے سب سے بڑی مصیبت ہے تاہم شریعت نے نعمت پر اظہارِ شکر کا حکم دیا ہے اور مصیبت پر صبر وسکون کرنے اور اُسے چھپانے کا حکم دیا ہے اس لیے شریعت نے ولادت کے موقع پر عقیقہ کا حکم دیا ہے کہ یہ بچے کے پیدا ہونے پر اللہ تعالیٰ کے شکر اور ولادت پر خوشی کے اظہار کی ایک صورت ہے لیکن موت کے وقت جانور ذبح کرنے جیسی کسی چیز کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ نوحہ اور جزع وغیرہ سے بھی منع کر دیا گیا لہٰذا شریعت کے قواعد کا تقاضا ہے کہ ماہ ربیع الاوّل میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کی خوشی منائی جائے نہ کہ وصال کی وجہ سے غم۔ (حسن المقصد فی عمل المولد، الحاوی للفتاوی)

شیخ امام ابوشامہ رحمۃ اللہ علیہ (امام نووی کے شیخ)
(599ھ۔665ھ/1202ء۔1267ء)

آپ حضرت امام نووی رحمتہ اللہ علیہ کے شیخ ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

❁ و من احسن ماابتدع فی زماننا ما یفعل کل عام فی الیوم الموافق لیوم مولدہ ﷺ من الصدقات و المعروف و اظہار الزینۃ فان ذلک مع مافیہ من

Marfat.com

الاحسان للفقرآء مشعر بمحبة النبی ﷺ و تعظیمه فی قلب فاعل ذلك و شکر الله علی مامن به من ایجاد رسول الله ﷺ ارسلنه رحمة للعالمین (امام صالحی، سبل الهدی والرشاد سیرة خیر العباد ﷺ) (سبل الہدیٰ والرشاد)

ترجمہ: ہمارے زمانے کی اچھی ایجادوں میں وہ افعال ہیں جو مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دن کئے جاتے ہیں۔ یعنی صدقات' بھلائی کے کام' زینت وسرور کا اظہار کیونکہ اس میں فقراء کے ساتھ احسان کرنے کے علاوہ اس بات کا شعار ہے کہ میلاد کرنے والے کے دل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور تعظیم ہے اور اللہ تعالی کا شکر ادا کرتا ہے جو اس نے رحمتہ اللعالمین کو پیدا فرما کر ہم پر احسان فرمایا ہے۔

حافظ شمس الدین الجزری رحمۃ اللہ علیہ (660ھ)

❁ فاذا کان هذا ابولهب الکافر الذی نزل القران بذمه جوزی (فی النار) بفرحد لیلة مولدالنبی ﷺ فما حال المسلم الموحد من امته ﷺ بمولده و یبدل ما تصل الیه قدرته فی محبته ﷺ لعمری انما یکون جزاؤه من الله الکریم ان یدخله بفضله العمیم جنات النعیم ۔ (الحاوی للفتاوی، امام جلال الدین سیوطیؒ)

ترجمہ: جب ابولہب کافر کو جس کی مذمت میں قرآن پاک میں سورۃ نازل ہوئی، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں جزا نیک مل گئی (عذاب میں تخفیف) تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے مسلمان موحد کا کیا حال ہوگا جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خوشی مناتا ہو اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں حسبِ طاقت خرچ کرتا ہو' مجھے اپنی جان کی قسم! اللہ کریم ہے اس کی جزا یہ ہے کہ اس کو اپنے فضلِ عمیم سے جنتِ نعیم میں داخل فرمادے گا۔

Marfat.com

حضرت امام شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ
(831ھ-902ھ/1428ء-1497ء)

❁ لم يفعله احد من السف فی القرون الثلاثة و انما حدث بعد ثم لازوال اهل الاسلام من سائر الاقطار والمدن الكبار يعملون المولد يتصدقون فی لياليه بانوع الصدقات و بل يعتنون بقرابة مولده الكريم و يظهر عليهم من بركاته كل فضل عميم -(فتاویٰ امام سخاوی)

ترجمہ: تینوں زمانوں میں سلف میں کسی نے میلاد (مروجہ) نہیں کیا' اس کے بعد شروع ہوا پھر ہمیشہ مسلمان ہر طرف اور بڑے شہروں میں میلاد کرتے ہیں اور ان راتوں میں ہر قسم کا صدقہ کرتے ہیں اور میلاد شریف بیان کرنے کا اہتمام کرتے ہیں' میلاد شریف کی برکت سے ان پر ہر قسم کا فضل ورحمت نازل ہوتی ہے۔

حضرت علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ

❁ لازال اهل الاسلام يختلفون بشهر مولده عليه الصلوة و السلام و يعملون الولائم ويتصد قون فی لياليه بانواع الصدقات و يظهرون السرور و يزيدون فی المبرات و يعتنون بقرآء مولده الكريم (انوارِ محمدیہ)

ترجمہ: ہمیشہ مسلمان ولادتِ پاک کے مہینہ میں محفلِ میلاد منعقد کرتے آئے ہیں اور دعوتیں کرتے ہیں اور اس ماہ کی راتوں میں ہر قسم کا صدقہ کرتے ہیں اور خوشی مناتے ہیں' نیکی زیادہ کرتے ہیں اور میلاد شریف پڑھنے کا بہت اہتمام کرتے ہیں۔

محدث حضرت علامہ ابنِ جوزی رحمۃ اللہ علیہ
(510ھ-597ھ/1116ء-1201ء)

علامہ جمال الدین ابوالفرح عبدالرحمٰن بن علی بن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کثیر کتب کے مصنف ہیں۔ آپ

Marfat.com

رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:-

❁ من خواصه انه امان فی ذلك العام و بشری عاجلة نبیل البغیة والمراد و اول من احدثه من الملوك الملك المظفر ابوسعید صاحب اربل واتف له الحافظ ابن دحیة تالیفا سماه التنویر فی مولد البشیر النذیر فاجرزه الملك المظفر بالف دینار وصنع الملك المظفر المولد و كان یعمله فی ربیع الاوّل و یحتفل به اختلافا ضائلا و كان شهما شجاعا بطلا عاقلا عالما عادلا و طالف مدته فی الملك اتی ان مان و هو فحاصرا لفرنج بمدینة عكاسنة ثلاثین و ستمائة محمود السیرة و السیریرة ۔ (سیرتِ نبویؐ)

ترجمہ: ''میلاد شریف کی ایک تاثیر یہ ہے کہ سال بھر امن رہے گا اور مرادیں پوری ہونے کی خوشخبری ہے- بادشاہوں میں سے جس نے پہلے میلاد شریف شروع کیا وہ مظفر ابوسعید شاہِ اربل تھا' اس کیلئے حافظ ابنِ دحیہ نے ایک کتاب لکھی جس کا نام "التنویر فی مولد البشیر النذیر" رکھا۔ بادشاہ نے اس کو ہزار دینار نذر کیے' بادشاہ مظفر نے میلاد کیا اور وہ ربیع الاوّل شریف میں میلاد کیا کرتا تھا اور اس میں عظیم الشان محفل منعقد کرتا تھا اور وہ ذکی' بہادر' دلیر' عقلمند' عالم اور عادل تھا- وہ سیرت اور عادت کا اچھا تھا۔ اس کا زمانۂ حکومت طویل رہا یہاں تک کہ انگریزوں کا محاصرہ کرتے ہوئے 630 ہجری میں عکا شہر میں انتقال کر گیا۔ وہ سیرت و کردار کا اچھا تھا''۔

اس مذکورہ عبارت سے معلوم ہوا کہ شاہِ اربل ملک مظفر ابوسعید عالم عادل ہونے کے علاوہ مجاہد بھی تھا اور جہاد فی سبیل اللہ میں اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی' لہٰذا جن لوگوں نے انہیں بُرے کلمات سے یاد کیا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔

آپ اپنی کتاب ''بیان المیلاد النبوی ﷺ'' میں تحریر فرماتے ہیں:

❁ لا زال أهل الحرمین الشریفین والمصرِ والیمن والشام وسائر بلاد العرب عن المشرق والمغرب یحتفلون بمجلس مولد النبی ﷺ ویفر حون بقدوم هلال شهر ربیع الاول ویهتمون اهتمامًا بلیغًا علی السماء والقراة لمولدالنبی ﷺ وینا لون

Marfat.com

بذلك أجراً جزيلاً وَفوزًا عظيمًا o

ترجمہ: مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ، مصر، شام، یمن، الغرض مشرق تا غرب تمام بلادِ عرب کے باشندے ہمیشہ سے عید میلاد النبی ﷺ کی محفلیں منعقد کرتے آئے ہیں وہ ربیع الاوّل کا چاند دیکھتے تو ان کی خوشی کی انتہا نہ رہتی چنانچہ ذکرِ میلاد پڑھنے اور سننے کا اہتمام کرتے اور اس کے باعث بے پناہ اجر و کامیابی حاصل کرتے رہے ہیں۔

حضرت علامہ ابنِ جوزی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے کا قول

❁ قال سبط ابن الجوزی فی مرآة الزمان حکی لی بعض من حقر سماط المظفر فی بعض المولد فذکرانه عدفیه خمسة الاف راس غنم وعشرة الاف رجاجة و مائدة الف زبدیةو ثلاثین الف صحن حلوه و کان یحضر عنده فی المولد اعیان العلماء و الصوفیة فیخلع علیهم ولطق لهم البحورو گان یصرف علی المولد ثلثمائة الف دینار۔ (سیرتِ نبوی ﷺ)

ترجمہ: حضرت ابنِ جوزی رحمتہ اللہ علیہ کے پوتے فرماتے ہیں کہ مجھے لوگوں نے بتایا جو ملک مظفر کے دسترخوان پر میلاد شریف کے موقع پر حاضر ہوئے کہ اس کے دسترخوان پر پانچ ہزار بکریوں کے بھنے ہوئے سر، دس ہزار مرغ، ایک لاکھ پیالی مکھن اور تیس ہزار طباق حلوے کے تھے اور میلاد میں اس کے ہاں مشاہیر علماء اور صوفی حضرات حاضر تھے، ان سب کو خلعتیں عطا کرتا تھا اور خوشبودار چیزیں سلگاتا تھا اور میلادِ مبارک پر تین لاکھ دینار خرچ کرتا تھا۔

عبارت بالا سے معلوم ہوا کہ میلادِ مبارک میں فقط عوام ہی حاضر نہیں ہوتے تھے بلکہ مشاہیر، علماء اور اولیاء بھی شرکت کرتے تھے۔

Marfat.com

حضرت سیّد احمد زینی شافعی رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ مکہ مکرمہ کے مفتی رہے ہیں۔

❁ عمل المولد و اجتماع الناس له كذلك مستحسن ۔(سیرتِ نبوی ﷺ)

ترجمہ: ''میلاد شریف کرنا اور لوگوں کا اس میں جمع ہونا بہت اچھا ہے۔''

❁ الموالد والاذكار التى تفعل عندنا اكثرها مشتمل علے خير كصدقة و ذكر و صلوٰة و سلام على رسول الله ﷺ و مدحه

ترجمہ: ''محافلِ میلاد اور اذکار جو ہمارے ہاں کئے جاتے ہیں ان میں سے اکثر بھلائی پر مشتمل ہیں جیسے صدقہ، ذکر، صلوٰۃ وسلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کی مدح پر۔''

شیخ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
(958ھ۔1052ھ/1551ء۔1642ء)

❁ میلاد شریف کرنے والوں کیلئے اس میں سند ہے جو شبِ میلاد خوشیاں مناتے ہیں اور مال خرچ کرتے ہیں یعنی ابولہب کافر تھا اور قرآنِ پاک اس کی مذمت میں نازل ہوا جب اسے میلاد کی خوشی منانے اور اپنی لونڈی کو آزاد کرنے کی وجہ سے جزا دی گئی تو اس مسلمان کا کیا حال ہوگا جو محبت اور خوشی میں بھرپور ہے اور میلاد پاک میں مال خرچ کرتا ہے۔(ماثبت مِن السنۃ فی ایام السنة)

❁ لايزال اهل الاسلام بشهر مولود و يعملون الولائم و يتصدقون فى ليالیه بانواع الصدقات و يظهرون السرور و يزيدون فى المبرات و يعتنون بقراء مولد الكريم (ماثبت مِن السنۃ فی ایام السنة)

ترجمہ: ہمیشہ سے مسلمانوں کا یہ دستور ہے کہ ربیع الاوّل کے مہینے میں میلاد کی محفلیں منعقد کرتے ہیں۔ صدقات، خیرات اور خوشی کے اظہار کا اہتمام کرتے ہیں۔ ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ ان دنوں میں زیادہ سے زیادہ نیک کام کریں اس موقع پر وہ ولادت باسعادت کے واقعات بیان کرتے ہیں۔
(ماثبت مِن السنۃ فی ایام السنة)

Marfat.com

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
(1174ھ/1762ء)

و کنت قبل ذلك بمكة المعظمة فی مولد النبی ﷺ فی یوم ولادته و الناس یصلون علی النبی ﷺ و یذکرون ارهاصاته التی ظهرت فی ولادته و مشاهدة قبل بعثته فرایت انواراً سطعت دفعة واحداة لا اقوال انی ادرکتها ببصر الجسد ولا اقوال ادرکتها ببصر الروح فقط والله اعلم کیف کان الامر بین هذا و ذالك فتاملت تلك الانوار فوجدتها من قبل الملائکة الموکلین بامثال هذا المشاهد و بامثال هذه المجالس و رایت یخالطه انوار الملائکة انوار الرحمة۔ (فیوض الحرمین)

❁ اس سے پہلے مکہ مکرمہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت باسعادت کے دن میں ایک ایسی میلاد کی محفل میں شریک ہوا جس میں لوگ آپ ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں ہدیہ درود و سلام عرض کر رہے تھے اور وہ واقعات بیان کر رہے تھے جو آپ ﷺ کی ولادت کے موقعہ پر ظاہر ہوئے اور جن کا مشاہدہ آپ ﷺ کی بعثت سے پہلے ہوا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ اس محفل پر انوار و تجلیات کی برسات شروع ہوگئی۔ میں نہیں کہتا کہ میں نے یہ منظر صرف جسم کی آنکھ سے دیکھا تھا نہ یہ کہتا ہوں کہ فقط روحانی نظر سے دیکھا تھا، بہر حال جو بھی ہو میں نے غور و خوض کیا تو مجھ پر یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ یہ انوار ان ملائکہ کی وجہ سے ہیں جو ایسی مجالس میں شرکت پر مامور کیے جاتے ہیں اور میں نے دیکھا کہ انوارِ ملائکہ کے ساتھ ساتھ رحمت باری تعالیٰ کا نزول بھی ہو رہا تھا۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان دو میں سے کون سا معاملہ تھا۔

حضرت مولانا مولوی محمد عنایت احمد کاکوری رحمۃ اللہ علیہ
(1228ھ/1813ء)

❁ حرمین شریفین اور اکثر بلادِ اسلام میں عادت ہے کہ ماہِ ربیع الاوّل میں محفل میلاد شریف

کرتے ہیں اور مسلمانوں کو مجتمع کر کے ذکرِ مولود شریف کرتے ہیں اور اکثر درود پڑھتے ہیں اور بطور دعوت کے کھانا یا شیرینی تقسیم کرتے ہیں۔ سو یہ امر موجبِ برکاتِ عظیمہ ہے اور سبب ہے زیادتِ محبت کا ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔ بارہویں ربیع الاوّل کو مدینہ منورہ میں یہ محفلِ متبرک مسجد شریف میں ہوتی ہے اور مکہ المکرّمہ میں مکانِ ولادت سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں۔ (تواریخ حبیب الٰہ)

حافظ ابوالحسنات محمد عبدالحئی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ
(1264ھ-1304ھ)

❁ میلاد شریف بدعت ضلالت دو وجہ سے نہیں ہے۔ وجہ اوّل یہ ہے کہ میلاد کا مطلب یہ ہے کہ مقرر کوئی قرآن کی آیت یا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پڑھے اور اس کی تشریح میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل، معجزاتِ ولادت، نسب کے احوال اور وقتِ ولادت خوارقِ عادت جو آپ ﷺ سے ظاہر ہوئے بیان کرے، جیسا کہ اس کی تحقیق ابنِ حجر مالکی نے ''النعمته الکبری علی العالم بمولد سید ولد آدم'' میں کی ہے ان کے علاوہ علمائے ماہرین نے کی ہے۔

یہ حقیقت یعنی میلاد شریف نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں موجود تھی اگرچہ یہ نام نہ تھا۔ فنِ حدیث کے ماہرین سے یہ پوشیدہ نہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم مجالسِ وعظ اور تعلیمِ علم میں فضائل اور حالاتِ ولادتِ احمدیہ کا ذکر کرتے تھے۔ صحاح میں مروی ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اپنی مسجد شریف میں منبر شریف پر بٹھاتے تھے اور وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات کو نظم اور اشعار میں پڑھتے تھے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے حق میں دعائے خیر کرتے اور فرماتے: ''اے اللہ! روحِ اقدس سے ان کی تائید فرما۔'' دیوانِ حسان کے ناظر پر یہ بات پوشیدہ نہیں کہ ان کے قصائد میں معجزات اور ولادتِ پاک کے حالات اور نسب شریف کا ذکر موجود ہے، پس اس قسم کے

Marfat.com

اشعار کا پڑھنا کسی محفل و مجلس میں میلاد شریف ہے۔ (مجموعہ فتاویٰ عبدالحی)

حاجی محمد امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ
(1233ھ۔1317ھ)

علمائے ہند کے عظیم شیخ بالخصوص علماء دیوبند کے مرشد، جن کے مریدین میں مدرسہ دیوبند کے بانی مولانا محمد قاسم نانوتوی' دارالعلوم دیوبند کے سرپرست مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا اشرف علی تھانوی اور مولانا محمود الحسن دیوبندی شامل ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہندوستان سے ہجرت کر کے مکہ مکرمہ میں مقیم ہوئے اور جنت المعلیٰ میں مدفون ہوئے۔ عید میلاد کے بارے میں فرماتے ہیں:-

- مولد شریف تمام اہلِ حرمین کرتے ہیں اس قدر ہمارے واسطے حجت کافی ہے اور ہمارے علماء اس زمانے میں جو کچھ قلم میں آتا ہے بے محابا فتویٰ دے دیتے ہیں' علمائے ظاہر کیلئے علمِ باطن بہت ضروری ہے۔ بغیر اس کے کچھ کام درست نہیں ہوتا۔ فرمایا: ''ہمارے علماء مولد شریف میں بہت تنازع کرتے ہیں' تاہم علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں' جب صورت جواز کی موجود ہے پھر کیوں ایسا تشدد کرتے ہیں اور ہمارے واسطے اتباع حرمین کافی ہے''۔ (شمائم امدادیہ)
- مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفلِ میلاد میں شریک ہوتا ہوں' بلکہ ذریعۂ برکات سمجھ کر منعقد کرتا ہوں۔ (فیصلہ ہفت مسلہ)
- جو لوگ میلاد کی محفل کو بدعت مذمومہ کہتے ہیں خلافِ شرع کہتے ہیں۔ (فیصلہ ہفت مسلہ)

امام صدرالدین موھوب بن عمر الجزری رحمۃ اللہ علیہ
(590ھ۔665ھ)

- امام صدرالدین موھوب بن عمر بن موھوب الجزری الشافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

هذه بدعة لا بأس بها، ولا تُكره البِدع إلا إذا راغمت السُّنة، وأما إذا لم تراغمها فلا تُكرهٗ ويُثاب الإنسان بحسب قصده فى إظهار السرور و الفرح بمولد النبى صلى الله عليه وآله وسلم۔

وقال فى موضع آخر: هذا بدعة' ولكنها بدعة لا بأس بها' ولكن لا يجوز له أن

Marfat.com

يسأل الناس بل إن كان يَعلمُ أو يغلب على ظنه أن نفس المسؤل تَطِيب بما يعطيه فالسؤال لذلك مباح أرجو أن لاينتهى إلى الكراهة۔ (صالحی، سبل الهدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد ﷺ)

ترجمہ: یہ بدعت ہے لیکن اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور بدعتِ مکروہ وہ ہے جس میں سنت کی بے حرمتی ہو۔ اگر یہ پہلو نہ پایا جائے تو (بدعت) مکروہ نہیں اور انسان حضور نبی اکرم ﷺ کے میلاد کی حسبِ توفیق اور حسبِ ارادہ مسرت وخوشی کے اظہار کے مطابق اجر وثواب پاتا ہے۔

اور ایک دوسرے مقام پر کہتے ہیں: ''یہ بدعت ہے لیکن اس بدعت میں کوئی مضائقہ نہیں۔ لیکن اس کے لیے لوگوں سے سوال کرنا جائز نہیں اور اگر وہ یہ جانتا ہے یا اُسے غالب گمان ہے کہ اس کا سوال مسئول کی طبیعت پر گراں نہیں گزرے گا اور وہ خوشی سے سوال کو پورا کرے گا تو ایسی صورت میں یہ سوال مباح ہوگا اور میں امید کرتا ہوں کہ یہ عمل مبنی بر کراہت نہیں ہوگا۔''

امام ظہیر الدین جعفر التزمنتی رحمۃ اللہ علیہ (م 1283ء)

❁ اِمام ظہیر الدین جعفر بن یحییٰ بن جعفر التزمنتی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

هذا الفعل لم يقع فى الصدر الأول من السلف الصالح مع تعظيمهم وحبهم له إعظاماً ومحبة لا يبلغ جَمعُنا الواحدَ منهم ولا ذرّة منه، وهى بدعة حسنة إذا قصد فاعلها جمع الصالحين والصلاة على النبى ﷺ وإطعام الطعام للفقراء والمساكين وهذا القدر يثاب عليه بهذا الشرط فى كل وقت۔ (صالحی، سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد ﷺ)

محافلِ میلاد کے انعقاد کا سلسلہ پہلی صدی ہجری میں شروع نہیں ہوا اگرچہ ہمارے اسلاف صالحین عشقِ رسول ﷺ سے اس قدر سرشار تھے کہ ہم سب کا عشق ومحبت ان بزرگانِ دین میں سے کسی ایک شخص کے عشقِ نبی ﷺ کو نہیں پہنچ سکتا۔ میلاد کا انعقاد بدعتِ حسنہ ہے، اگر اس کا اہتمام کرنے والا صالحین کو جمع کرنے، محفلِ درود وسلام اور فقراء ومساکین کے طعام کا بندوبست کرنے کا قصد کرتا ہے۔ اس شرط کے ساتھ جب بھی یہ عمل کیا جائے گا موجبِ ثواب ہوگا۔

علامہ ابنِ تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ
(1328-1263ء)

علامہ تقی الدین احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام بن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب اقتضاء الصراط المستقیم لمخالفة أصحاب الجحیم میں لکھتے ہیں:

❁ وكذلك مايحدثه بعض الناس، إما مضاهاة للنصارىٰ فی میلاد عیسٰی علیه السلام، وإما محبة للنبی ﷺ وتعظیمًا والله قد یثیبهم علی هذه المحبة والاجتهاد، لا علی البدع من اتخاذ مولد النبی ﷺ عیدًا۔

ترجمہ: اور اِسی طرح اُن اُمور پر (ثواب دیا جاتا ہے) جو بعض لوگ ایجاد کر لیتے ہیں، میلادِ عیسیٰ علیہ السلام میں نصاریٰ سے مشابہت کے لیے یا حضور نبی اکرم ﷺ کی محبت اور تعظیم کے لیے اور اللہ تعالیٰ اُنہیں اس محبت اور اجتہاد پر ثواب عطا فرماتا ہے نہ کہ بدعت پر، اُن لوگوں کو جنہوں نے یومِ میلاد النبی ﷺ کو بطورِ عید اپنایا۔

اِسی کتاب میں دوسری جگہ لکھتے ہیں:

❁ فتعظیم المولد واتخاذه موسماً، قد یفعله بعض الناس، ویكون له فیه أجر عظیم: لحسن قصده، وتعظیمه لرسول الله ﷺ، كما قدمته لك أنه یحسن من بعض الناس ما یستقبح من المؤمن المسدد۔

ترجمہ: میلاد شریف کی تعظیم اور اسے شعار بنالینا بعض لوگوں کا عمل ہے اور اِس میں اُن کے لیے اَجرِ عظیم بھی ہے کیونکہ اُن کی نیت نیک ہے اور رسول اکرم ﷺ کی تعظیم بھی ہے، جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے کہ بعض لوگوں کے نزدیک ایک اَمر اچھا ہوتا ہے اور بعض مومن اسے قبیح کہتے ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ
(1564-1624ء)

امامِ ربانی شیخ احمد سرہندی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ''مکتوبات'' میں فرماتے ہیں:

❁ نفس قرآں خواندن بصوتِ حسن و در قصائد نعت و منقبت خواندن چه مضانقه است؟ ممنوع تحریف و تغیر حروفِ قرآن است' والتزام رعایة مقامات نغمه و ترديد صوت بآں' به طریق الحان باتصفیق مناسب آن که در شعر نیز غیر مباح استـ اگر به نهجے خوانند که تحریفِ کلمات قرآنی نشود..... چه مانع است؟ (مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی دفتر سوم)

ترجمہ: اچھی آواز میں قرآن حکیم کی تلاوت کرنے' قصیدے اور منقبتیں پڑھنے میں کیا حرج ہے؟ ممنوع تو صرف یہ ہے کہ قرآن مجید کے حروف کو تبدیل و تحریف کیا جائے اور الحان کے طریق سے آواز پھیرنا اور اس کے مناسب تالیاں بجانا جو کہ شعر میں بھی ناجائز ہے۔ اگر ایسے طریقہ سے مولود پڑھیں کہ قرآنی کلمات میں تحریف واقع نہ ہو اور قصائد پڑھنے میں مذکورہ (ممنوعہ) اُمور نہ پائے جائیں تو پھر کون سا اَمر مانع ہے؟

اِمام علی بن ابراہیم الحلبی رحمۃ اللہ علیہ

اِمام نور الدین علی بن ابراہیم بن احمد بن علی بن عمر بن برہان الدین حلبی قاہری شافعیؒ نہایت بلند رتبہ عالم اور مقبول و مشہور مشائخ میں سے ہیں۔ اُن کے مدلل علم کی وجہ سے اُنہیں امامِ کبیر اور علامۂ زماں کہا گیا ہے۔ اُن کے معاصرین میں سے کوئی ان کے پائے کا نہ تھا۔ آپ بہت سی بلند پایہ و مقبول کتب کے مصنف و شارح ہیں۔ آپ کی عظیم ترین کتاب سیرتِ طیبہ پر ''إنسان العيون فی سيرة الأمين المامون'' ہے جو کہ ''السيرة الحلبية'' کے نام سے معروف ہے۔ اُنہوں نے اس کتاب میں حضور نبی اکرم ﷺ کا میلاد شریف منانے پر دلائل دیتے

Marfat.com

ہوئے اِس کا جائز اور مستحب ہونا ثابت کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

❁ والحاصل أن البدعة الحسنة متفق عل ندبها' وعمل المولد واجتماع الناس له كذلك أی بدعة حسنة۔

ترجمہ: حاصل کلام یہ ہے کہ بدعتِ حسنہ کا جواز و اِستحباب متفقہ ہے (اس میں کوئی اختلاف نہیں) اور اِسی طرح میلاد شریف منانے اور اس کے لیے لوگوں کے جمع ہونے کا عمل ہے' یعنی یہ بھی بدعتِ حسنہ (جائز اور مستحب) اَمر ہے۔

ملا علی القاری رحمۃ اللہ علیہ (م 1606ء)

نامور حنفی محدّث اور فقیہ ''شرح الشفا'' اور ''مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح'' کے مصنف ملا علی بن سلطان ہروی قاری نے بھی میلاد النبی ﷺ پر ایک گراں قدر کتاب ''المورد الروی فی مولد النبی ﷺ ونسبه الطاهر'' مرتب کی ہے۔ اِس میں میلاد النبی ﷺ کے جواز اور عالمِ عرب و عجم میں انعقادِ محافلِ میلاد کو اسلامی و تاریخی تناظر میں انتہائی مدلل انداز میں بیان کیا ہے۔ اِس کتاب میں ایک مقام پر ملا علی قاری لکھتے ہیں:

❁ وفی قوله تعالی: لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ (التوبة) إشعار بذلك وإيماء إلى تعظيم وقت مجيئه إلى هنالك قال: وعلى هذا فينبغی أن يقتصر فيه على ما يفهم الشكر لله تعالٰی من نحو ماذكر' وأما ما يتبعه من السماع واللهو وغير هما فينبغی أن يقال ما كان من ذلك مباحًا بحيث يعين على السرور بذلك اليوم فلا بأس يالحاقه' وما كان حرامًا أو مكروهًا فيمنع۔ وكذا ما كان فيه خلاف' بل نحسن فی أيام الشهر كلها ولياليه يعنی كما جاء عن ابن جماعة تمنيه فقد اتصل بنا أن الزاهد القدوة المعمر أبا إسحاق إبراهيم بن عبدالرحيم بن إبراهيم بن جماعة لما كان بالمدينة النبوية على ساكنها أفضل الصلاة وأكمل التحيّة كان بعمل طعامًا فی المولد النبوی و يطعم

Marfat.com

الناس ويقول: لو تمكنت عملت بطول الشهر كل يوم مولدًا۔

قلت: وأنا لما عجزت عن الضيافة الصورية كتبت هذه الأوراق لتصير ضيافة معنوية نورية مستمرة على صفحات الدهر غير مختصة بالسنة والشهر وسميته: بالمورد الروی فی مولد النبی ﷺ۔

ترجمہ: فرمانِ باری تعالیٰ ہے ''بے شک تمہارے پاس (ایک باعظمت) رسول (ﷺ) تشریف لائے۔'' اس آیت میں یہی خبر واشارہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی تشریف آوری کے وقت کی تعظیم بجالائی جائے اور اس لیے ضروری ہے کہ اظہارِ تشکر میں مذکورہ صورتوں پر اکتفا کیا جائے۔ جہاں تک سماع اور کھیل کود کا تعلق ہے تو کہنا چاہیے کہ اس میں سے جو مباح اور جائز ہے اور اس دن کی خوشی میں مدد ومعاون ہے تو اُسے میلاد کا حصہ بنانے میں کوئی حرج نہیں اور جو حرام اور مکروہ ہے اس سے منع کیا جائے، یونہی جس میں اختلاف ہے، بلکہ ہم تو اس مہینے میں تمام شب و روز میں یہ عمل جاری رکھتے ہیں جیسا کہ ابن جماعہ نے فرمایا ''ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ زاہد، قدوہ، معمر ابواسحاق ابراہیم بن عبدالرحیم بن ابراہیم بن جماعہ جب مدینۃ النبی ﷺ میں تھے تو میلادِ نبوی ﷺ کے موقع پر کھانا تیار کر کے لوگوں کو کھلاتے اور فرماتے: اگر میرے بس میں ہوتا تو پورا مہینہ ہر روز محفلِ میلاد کا اہتمام کرتا''۔

میں کہتا ہوں: جب میں ظاہری دعوت وضیافت سے عاجز ہوں تو یہ اَوراق میں نے لکھ دیئے تاکہ میری طرف سے یہ معنوی ونوری ضیافت ہو جائے جو زمانہ کے صفحات پر ہمیشہ باقی رہے، محض کسی سال یا مہینے کے ساتھ ہی خاص نہ ہو اور میں نے اس کتاب کا نام ''المورد الروی فی مولد النبی ﷺ'' رکھا ہے۔

دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

❁ وقد رؤی أبو لهب بعد موته فی النوم، فقيل له: ما حالك؟ فقال: فی النار، إلا أنه خُفّف عنّی كل ليلة اثنتين، فأمصّ من بين أصبعی هاتين ماء– وأشار إلى رأس

Marfat.com

أصابعه۔ وإن ذلك يا عتاقى لثوبيه عند ما بشرتنى بولا دة النبى ﷺ وبارضا عها له۔

ترجمہ: اور ابولہب کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا گیا تو اس سے پوچھا گیا: اب تیرا کیا حال ہے؟ پس اُس نے کہا: آگ میں جل رہا ہوں' تاہم ہر پیر کے دن (میرے عذاب میں) تخفیف کر دی جاتی ہے اور اُنگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا کہ میری ان دو انگلیوں کے درمیان سے پانی (کا چشمہ) نکلتا ہے (جسے میں پی لیتا ہوں) اور یہ (تخفیفِ عذاب) میرے لیے اس وجہ سے ہے کہ میں نے ثوبیہ کو آزاد کیا تھا جب اس نے مجھے محمد (ﷺ) کی ولادت کی خوشخبری دی اور اس نے آپ ﷺ کو دودھ بھی پلایا تھا۔

شاہ عبدالرحیم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
(1174-1114ھ)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے والد گرامی شاہ عبدالرحیم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

❁ كنت أصنع فى أيام المولد طعاماً صلة بالنبى ﷺ ' فلم يفتح لى سنة من السنين شيء أصنع به طعاماً فلم أجد إلا حمصًا مقليًا فقسمته بين الناس' فرأيته ﷺ وبين يديه هذا الحمص متبهجاً بشاشاً۔ (شاہ ولی اللہ' الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین ﷺ)

ترجمہ: میں ہر سال حضور ﷺ کے میلاد کے دِن کھانے کا اہتمام کرتا تھا' لیکن ایک سال بوجہ غربت کھانے کا اہتمام نہ کر سکا تو میں نے کچھ بھنے ہوئے چنے لے کر میلاد کی خوشی میں لوگوں میں تقسیم کر دیئے۔ رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ کے سامنے وہی چنے رکھے ہوئے ہیں اور آپ ﷺ خوش وخرم تشریف فرما ہیں۔

برصغیر میں ہر مسلک اور طبقۂ فکر میں یکساں مقبول ومستند شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کا اپنے والد گرامی کا یہ عمل اور خواب بیان کرنا اِس کی صحت اور حسبِ اِستطاعت میلاد شریف منانے کا جواز ثابت کرتا ہے۔

حضرت شیخ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ
(1652-1724ء)

شیخ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ ''تفسیر روح البیان'' میں لکھتے ہیں۔

❁ ومن تعظیمه عمل المولد أذا لم یکن فیه منکر۔ قال الإمام السیوطی قُدّس سرہ: یستحب لنا إظهار الشکر لمولدہ علیه السلام۔ (اسماعیل حقی، تفسیر روح البیان)

ترجمہ: اور میلاد شریف منانا آپ ﷺ کی تعظیم میں سے ہے جب کہ وہ منکرات سے پاک ہو۔ امام سیوطیؒ نے فرمایا ہے: ہمارے لیے آپ ﷺ کی ولادتِ باسعادت پر اظہارِ شکر کرنا مستحب ہے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
(1745-1822ء)

خاندانِ شاہ ولی اللہ کے آفتابِ روشن شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں:

❁ وبرکة ربیع الأول بمولد النبی ﷺ فیه ابتداء وبنشر برکاته ﷺ علی الأمة حسب ما یبلغ علیه من هدایا الصلوٰة والإطعامات معاً۔ (عبدالعزیز محدث دہلوی، فتاویٰ)

ترجمہ: اور ماہِ ربیع الاوّل کی برکت حضور نبی اکرم ﷺ کے میلاد شریف کی وجہ سے ہے۔ جتنا اُمت کی طرف سے آپ ﷺ کی بارگاہ میں ہدیۂ درود وسلام اور طعاموں کا نذرانہ پیش کیا جائے اُتنا ہی آپ ﷺ کی برکتوں کا اُن پر نزول ہوتا ہے۔

شیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ
(1115-1206ھ/1703-1791ء)

اہلِ حدیث مکتبہ فکر کے بانی شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''مختصر سیرة الرسول

Marfat.com

ﷺ'' کی شرح کرتے ہوئے اُن کا بیٹا عبداللہ بن محمد اپنی کتاب ''مختصر سیرۃ الرسول ﷺ'' میں میلاد شریف کی بابت لکھتا ہے:

❁ وأرضعته ﷺ ثوبية عتيقة أبى لهب' أعتقها حين بشّرته بولادته ﷺ - وقد رؤى أبو لهب بعد موته فى النوم' فقيل له: ما حالك؟ فقال: فى النار' إلا أنه خُفّف عنّى كل اثنين' وأمصَ من بين أصبعى هاتين ماء- وأشار برأس أصبعه- وإن ذلك بإعتاقى لثويبة عندما بشّرتنى بولادة النبى ﷺ وبإرضا عها له۔

قال ابن الجوزى: فإذا كان هذا أبو لهب الكافر الذى نزل القران بذمّه جُوزىَ بفرحه ليلة مولد النبى ﷺ به' فما حال المسلم الموحد من أمته يُسر بمولده۔

(عبداللہ، مختصر سیرۃ الرسول ﷺ)

ترجمہ: اور ابولہب کی باندی ثوبیہ نے آپ ﷺ کو دودھ پلایا اور جب اُس نے آپ ﷺ کی پیدائش کی خبر سنائی تو ابولہب نے اُسے آزاد کر دیا اور ابولہب کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا گیا تو اس سے پوچھا گیا: اب تیرا کیا حال ہے؟ پس اُس نے کہا: آگ میں جل رہا ہوں' تاہم ہر سوموار کو (میرے عذاب میں) تخفیف کر دی جاتی ہے اور اُنگلی کے اشارہ سے کہنے لگا کہ میری ان دو انگلیوں کے درمیان سے پانی (کا چشمہ) نکلتا ہے (جسے میں پی لیتا ہوں) اور یہ (تخفیفِ عذاب میرے لیے) اس وجہ سے ہے کہ میں نے ثوبیہ کو آزاد کیا تھا جب اس نے مجھے محمد (ﷺ) کی ولادت کی خوش خبری دی اور اس نے آپ ﷺ کو دودھ بھی پلایا تھا۔

ابنِ جوزی کہتے ہیں: ''پس جب حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادتِ باسعادت کے موقع پر خوشی منانے کے اَجر میں ہر شبِ میلاد اُس ابولہب کو بھی جزا دی جاتی ہے جس کی مذمت میں قرآن حکیم میں (ایک مکمل) سورت نازل ہوئی ہے۔ تو آپ ﷺ کی اُمت کے اُس توحید پرست مسلمان کو ملنے والے اَجر و ثواب کا کیا عالم ہوگا جو آپ ﷺ کے میلاد کی خوشی مناتا ہے۔''

Marfat.com

شاہ احمد سعید مجددی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (م 1860ء)

شاہ احمد سعید مجددی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ہندوستان کی معروف علمی و روحانی شخصیت تھے۔ اُنہوں نے مدینہ منورہ میں وفات پائی اور سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پہلو میں مدفون ہیں۔ آپ اپنے رسالہ ''إثبات المولد والقیام'' میں لکھتے ہیں:

❁ ایها العلماء السائلون عن دلائل مولد الشریف لنبینا وسیدنا ﷺ! فاعلموا أن محفل المولد الشریف یشتمل علی ذکر الآیات والأحادیث الصحاح الدالة علی جلالة قدره وأحوال ولادته ومعراجه و معجزاته ووفاته ﷺ ۔ کلما ذکره الذاکرون و کلما غفل عن ذکره الغافلون۔ فإنکار کم مبنی علی عدم استماعه۔

''ہمارے نبی و آقا ﷺ کے میلاد شریف کے دلائل کے بارے میں پوچھنے والو۔ اے علماء! جان لو کہ محفلِ میلاد شریف ایسی آیات و صحیح احادیث کے بیان پر مشتمل ہوتی ہے جن میں آپ ﷺ کی کمالِ شان پر دلالت ہوتی ہے اور آپ ﷺ کی ولادت باسعادت، معراج، معجزات اور وصال کے واقعات کا بیان ہوتا ہے۔ آپ ﷺ کا ذکر کرنا ہمیشہ سے بزرگانِ دین کی سنت رہی ہے اور صرف غافلین نے آپ ﷺ کے ذکر سے غفلت برتی ہے۔ پس تمہارا انکار ہٹ دھرمی پر مبنی ہے۔''

مولانا احمد علی سہارن پوری رحمۃ اللہ علیہ (1297ھ)

مولانا احمد علی محدّث سہارن پوری رحمۃ اللہ علیہ دیوبند کے مشہور عالم ہیں اور میلاد شریف کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

❁ إن ذکر الولادة الشریفة لسیدنا رسول الله ﷺ بروایات صحیحة فی أوقات

خالية عن وظائف العبادات الواجبات و بكيفيات لم تكن مخالفة عن طريقة الصحابة وأهل القرون الثلاثة المشهود لها بالخير' وبالا عتقادات التى موهمة بالشرك والبدعة وبالآداب التى لم تكن مخالفة عن سيرة الصحابة التى هى مصداق قوله عليه السلام۔ ما أنا عليه وأصحابى وفى مجالس خالية عن المنكرات الشرعية موجب للخير والبركة بشرط أن يكون مقرونًا بصدق النية والإخلاص واعتقاد كونه داخلاً فى جملة الأذكار الحسنة المندوبة غير مقيد بوقت من الأوقات۔ فإذا كان كذلك لانعلم أحد من المسلمين أن يحكم عليه يكونه غير مشروع أو بدعة۔ (سہارن پوری' المہند علی المفند)

ترجمہ: سیدنا رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریف کا ذکر صحیح روایت سے ان اوقات میں جو عباداتِ واجبہ سے خالی ہوں' ان کیفیات سے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان اہل قرونِ ثلاثہ کے طریقے کے خلاف نہ ہوں جن کے خیر ہونے کی شہادت حضرت (ﷺ) نے دی ہے' ان عقیدوں سے جو شرک و بدعت کے موہم نہ ہوں' ان آداب کے ساتھ جو صحابہ رضی اللہ عنہم کی اس سیرت کے مخالف نہ ہوں جو حضرت (ﷺ) کے ارشاد ما أنا عليه وأصحابى کی مصداق ہے ان مجالس میں جو منکراتِ شرعیہ سے خالی ہوں سببِ خیر و برکت ہے۔ بشرطیکہ صدقِ نیت اور اخلاص اور اس عقیدہ سے کیا جاوے کہ یہ بھی منجملہ دیگر اَذکارِ حسنہ کے ذکرِ حسن ہے' کسی وقت کے ساتھ مخصوص نہیں۔ پس جو ایسا ہوگا تو ہمارے علم میں کوئی مسلمان بھی اس کے ناجائز یا بدعت ہونے کا حکم نہ دے گا۔

سیّد احمد بن زینی دحلان رحمۃ اللہ علیہ
(1304-1233ھ)

سید احمد بن زینی دحلان حسنی ہاشمی قریشی مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ آپ مکہ مکرمہ کے مفتی تھے اور اپنے معاصر علمائے حجاز میں بلند رتبہ پر فائز تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قریباً ہر موضوع پر قلم اُٹھایا اور 35 سے زائد کتب و رسائل لکھے۔ آپ نے ''السیرۃ النبویۃ (1:53'54)'' میں آئمہ و علماء کے اقوال نقل کرتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ میلاد النبی ﷺ کی خوشی منانے پر تو ایک کافر بھی جزا

Marfat.com

سے محروم نہیں رہتا' توحید پرست مسلمان کو ملنے والے اَجر وثواب کا کیا عالم ہوگا۔ میلاد شریف منانے والے کے نیک مقاصد اور دلی خواہشات جلد پایہ تکمیل تک پہنچتی ہیں۔

نواب صدیق حسن خان بھوپالی رحمۃ اللہ علیہ
(م1307ھ)

اہلِ حدیث مکتبہ فکر کے نامور عالمِ دین نواب صدیق حسن خان بھوپالی میلاد شریف منانے کی بابت لکھتے ہیں:

❁ ''اس میں کیا برائی ہے کہ اگر ہر روز ذکرِ حضرت (ﷺ) نہیں کر سکتے تو ہر اُسبوع (ہفتہ) یا ہر ماہ میں اِلتزام اس کا کریں کہ کسی نہ کسی دن بیٹھ کر ذکر یا وعظِ سیرت وسمت ودل وہدیٰ و ولادت ووفات آنحضرت ﷺ کا کریں۔ پھر ایامِ ماہِ ربیع الاوّل کو بھی خالی نہ چھوڑیں اور اُن روایات واخبار وآثار کو پڑھیں، پڑھائیں جو صحیح طور پر ثابت ہیں۔'' (بھوپالی' الشمامۃ العنبویۃ من مولد خیر البریۃ:5)

آگے لکھتے ہیں:

❁ ''جس کو حضرت (ﷺ) کے میلاد کا حال سن کر فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا کا' حصول پر' اس نعمت کے نہ کرے وہ مسلمان نہیں۔'' (بھوپالی' الشمامۃ العنبویۃ من مولد خیر البریۃ:16)

حکیم الامت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ

شاعرِ مشرق حکیم الامت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''منجملہ ان مقدس اَیام کے جو مسلمانوں کے لیے مقدس کیے گئے ہیں ایک میلاد النبی ﷺ کا دن بھی ہے۔ میرے نزدیک انسانوں کی دماغی وقلبی تربیت کے لیے نہایت ضروری ہے کہ ان کے عقیدے کی رُو سے زندگی کا جو نمونہ بہترین ہو وہ ہر وقت ان کے سامنے رہے۔ چنانچہ مسلمانوں کے لیے اسی وجہ سے ضروری ہے کہ وہ اُسوۂ رسول ﷺ کو مدِ نظر رکھیں تاکہ جذبۂ تقلید اور جذبۂ عمل قائم رہے۔ ان جذبات کو

Marfat.com

قائم رکھنے کے تین طریقے ہیں:

- پہلا طریق تو درود وصلوٰۃ ہے جو مسلمانوں کی زندگی کا جزو لاینفک ہو چکا ہے۔ وہ ہر وقت درود پڑھنے کے مواقع نکالتے ہیں۔ عرب کے متعلق میں نے سنا کہ اگر کہیں بازار میں دو آدمی لڑ پڑتے ہیں اور تیسرا بہ آوازِ بلند اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَبَارِكْ وَسَلِّمْ پڑھ دیتا ہے تو لڑائی فوراً رک جاتی ہے اور فریقین ایک دوسرے پر ہاتھ اٹھانے سے فوراً باز آ جاتے ہیں۔ یہ درود کا اثر ہے اور لازم ہے کہ جس پر درود پڑھا جائے اس کی یاد قلوب کے اندر اپنا اثر پیدا کرے۔
- پہلا طریق اِنفرادی دوسرا اجتماعی ہے۔ یعنی مسلمان کثیر تعداد میں جمع ہوں اور ایک شخص جو حضور آقائے دو جہاں ﷺ کے سوانح حیات سے پوری طرح باخبر ہو، آپ ﷺ کی سوانح زندگی بیان کرے تاکہ ان کی تقلید کا ذوق وشوق مسلمانوں کے قلوب میں پیدا ہو۔ اس طریق پر عمل پیرا ہونے کے لیے آج ہم سب یہاں جمع ہوئے ہیں۔
- تیسرا طریق اگرچہ مشکل ہے لیکن بہر حال اس کا بیان کرنا نہایت ضروری ہے۔ وہ طریقہ یہ ہے کہ یادِ رسول ﷺ اس کثرت سے اور ایسے انداز میں کی جائے کہ انسان کا قلب نبوت کے مختلف پہلوؤں کا خود مظہر ہو جائے یعنی آج سے تیرہ سو سال پہلے جو کیفیت حضور سرورِ عالم ﷺ کے وجودِ مقدس سے ظاہر تھی، وہ آج بھی تمہارے قلوب کے اندر پیدا ہو جائے۔ (آثارِ اقبال۔ غلام دستگیر رشید)

مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
(1863-1943ء)

مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نامور عالمِ دیوبند تھے۔ آپ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت تھے۔ مجالسِ موالید پر خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

- ”میرا کئی سال تک یہ معمول رہا کہ یہ جو مبارک زمانہ ہے جس کا نام ربیع الاول کا مہینہ ہے، جس کی فضیلت کو ایک عاشق ملا علی قاری نے اس عنوان سے ظاہر کیا ہے:

Marfat.com

لهذا الشهر فی الإسلام فضل　　منقبته تفوق علی الشهور

ربیع فی ربیع فی ربیع　　ونور فوق نور فوق نور

ترجمہ: اسلام میں اس ماہ کی بڑی فضیلت ہے اور تمام مہینوں پر اس کی تعریف کو فضیلت ہے۔ بہار اندر بہار اندر بہار ہے اور نور بالائے نور بالائے نور ہے۔

''تو جب یہ مبارک مہینہ آتا تھا تو میں حضور ﷺ کے وہ فضائل جن کا خاص تعلق ولادتِ شریفہ سے ہوتا تھا، مختصر طور پر بیان کرتا تھا مگر اِلتزام کے طور پر نہیں کیونکہ التزام میں تو علماء کو کلام ہے۔ بلکہ بدوں اِلتزام کے دو وجہ سے:

ایک یہ کہ حضور ﷺ کا ذکر فی نفسہٖ طاعت و موجبِ برکت ہے۔

دوسرے اس وجہ سے کہ لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ ہم لوگ جو مجالسِ موالید کی ممانعت کرتے ہیں تو وہ ممانعت نفسِ ذکر کی وجہ سے نہیں۔ نفسِ ذکر کو تو ہم لوگ طاعت سمجھتے ہیں بلکہ محض منکرات و مفاسد کے انضمام کی وجہ سے منع کیا جاتا ہے ورنہ نفسِ ذکر کا تو ہم خود قصد کرتے ہیں۔

''یہ تو ظاہری وجوہ تھیں۔ بڑی بات یہ تھی کہ اس ربیع الاوّل زمانہ میں اور دنوں سے زیادہ حضور ﷺ کے ذکر کو جی چاہا کرتا ہے اور یہ ایک امرِ طبعی ہے کہ جس زمانہ میں کوئی امر واقع ہوا ہو اس کے آنے سے دل میں اس واقعہ کی طرف خود بخود خیال ہوا جاتا ہے اور خیال کو یہ حرکت ہونا جب امر طبعی ہے تو زبان سے ذکر ہو جانا کیا مضائقہ ہے۔ یہ تو ایک طبعی بات ہے۔''

اِسی خطاب میں آگے ایک جگہ فرماتے ہیں:

''تو میرا جو معمول تھا کہ اس ماہِ مبارک میں حضور ﷺ کے فضائل بیان کیا کرتا تھا' وہ دوام کے حد میں تھا' التزام کے طور پر نہ تھا۔ چنانچہ چند سال تک تو میں نے کئی وعظوں میں فضائلِ نبوی ﷺ کا ذکر کیا جن کے نام سب مقفی ہیں: النور' الظهور' السرور' الشذور' الحبور۔ وہاں ایک ذکر رسول ﷺ جو کہ اسی سلسلہ میں ہے مقفی نہیں۔ پھر کئی سال سے اس کا اتفاق نہیں ہوا کچھ اسبابِ طبعیہ ایسے مانع ہوئے جن سے یہ معمول ناغہ ہو گیا۔ نیز ایک وجہ یہ بھی تھی کہ لوگ

Marfat.com

اس معمول سے التزام کا خیال نہ کریں جو کہ خلافِ واقعہ ہے کیونکہ میرے اس معمول کی بڑی وجہ صرف یہ تھی ان ایام میں حضور ﷺ کے فضائل اور دنوں سے زیادہ یاد آتے تھے نہ کہ اس میں شرعی ضرورت کا اعتقاد یا عمل تھا۔''

فضل اور رحمت کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اس مقام پر ہر چند کہ آیت کے سباق پر نظر کرنے کے اعتبار سے قرآن مجید مراد ہے لیکن اگر ایسے معنی عام لیے جائیں کہ قرآن مجید بھی اس کا ایک فرد رہے تو یہ زیادہ بہتر ہے۔ وہ یہ کہ فضل اور رحمت سے مراد حضور ﷺ کے قدوم مبارک لیے جائیں۔ اس تفسیر کے موافق جتنی نعمتیں اور رحمتیں ہیں خواہ وہ دینی ہوں یا دنیوی اور ان میں قرآن بھی ہے' سب اس میں داخل ہو جائیں گی۔ اس لیے کہ حضور ﷺ کا وجود باجود اصل ہے تمام نعمتوں کی اور مادہ ہے تمام رحمتوں اور فضل کا۔ پس یہ تفسیر اَجمع التفاسیر ہو جائے گی۔ پس اس تفسیر کی بنا پر اس آیت کا حاصل یہ ہوگا کہ ہم کو حق تعالیٰ ارشاد فرما رہے ہیں کہ حضور ﷺ کے وجود باجود پر خواہ وجودِ نوری ہو یا ولادتِ ظاہری' اس پر خوش ہونا چاہیے۔ اس لیے کہ حضور ﷺ ہمارے لیے تمام نعمتوں کے واسطہ ہیں۔ (دوسری عام نعمتوں کے علاوہ) افضل نعمت اور سب سے بڑی دولت ایمان ہے' جس کا حضور ﷺ سے ہم کو پہنچنا بالکل ظاہر ہے۔ غرض اصل الاصول تمام مواد فضل و رحمت کی حضور ﷺ کی ذات بابرکات ہوئی۔ پس ایسی ذاتِ بابرکات کے وجود پر جس قدر بھی خوشی اور فرح ہو کم ہے۔'' (خطباتِ میلاد النبی ﷺ از مولانا اشرف علی تھانویؒ)

مولانا اشرف علی تھانوی کے مندرجہ بالا اقتباسات سے واضح ہو جاتا ہے کہ اُن کا عقیدہ ہرگز مجالسِ میلاد کے قیام کے خلاف نہیں تھا۔ وہ صرف اِس کے لیے وقت معین کرنے کے حامی نہیں تھے۔ بہرحال میلاد شریف منانا اُن کے نزدیک جائز اور مستحب امر تھا۔

مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ (1922ء)

مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

❁ جب ابولہب جیسے بد بخت کافر کے لیے میلاد النبی ﷺ کی خوشی کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہوگئی تو جو کوئی اُمتی آپ ﷺ کی ولادت کی خوشی کرے اور حسبِ وسعت آپ ﷺ کی محبت میں خرچ کرے تو کیونکر اعلیٰ مراتب حاصل نہ کرے گا۔ (احسن الفتاویٰ)

علمائے دیوبند کا متفقہ فیصلہ

حرمین شریفین کے علمائے کرام نے علمائے دیوبند سے اختلافی و اعتقادی نوعیت کے چھبیس (26) مختلف سوالات پوچھے تو 1325ھ میں مولانا خلیل احمد سہارن پوری (1269-1346ھ) نے ان سوالات کا تحریری جواب دیا' جو ''المهند على المفند'' نامی کتاب کی شکل میں شائع ہوا۔ ان جوابات کی تصدیق چوبیس (24) نام وَر علمائے دیوبند نے اپنے قلم سے کی' جن میں مولانا محمود الحسن (م1339ھ) مولانا احمد حسن امروہوی (م1330ھ)' مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند مفتی عزیز الرحمٰن (م1347ھ)' مولانا اشرف علی تھانوی (م1362ھ) اور مولانا عاشق اِلٰہی میرٹھی بھی شامل ہیں۔ ان چوبیس (24) علماء نے صراحت کی ہے کہ جو کچھ ''المهند على المفند'' میں تحریر کیا گیا ہے وہی ان کا اور ان کے مشائخ کا عقیدہ ہے۔

کتاب مذکورہ میں اکیسواں سوال میلاد شریف منانے کے متعلق ہے۔ اس کی عبارت ہے:

❁ أتقولون أن ذكر ولادته ﷺ مستقبح شرعًا من البدعات السيئة المحرمة أم غير ذلك؟

''کیا تم اس کے قائل ہو کہ حضور ﷺ کی ولادت کا ذکر شرعاً قبیح سیئہ' حرام (معاذ اللہ) ہے یا اور کچھ؟''

علمائے دیوبند نے اس کا متفقہ جواب یوں دیا:

❁ حاشا أن يقول أحد من المسلمين فضلاً أن نقول نحن أن ذكر ولادته الشريفة علية الصلاة والسلام' بل و ذكر غبار نعاله وبول حماره ﷺ مستقبح من البدعات

Marfat.com

السئية المحرمة۔ فالأحوال التی لها أدنی تعلق برسول اللّٰه ﷺ ذکر ها من أحب المندوبات وأعلی المستحبات عندنا سواء' کان ذکر ولادته الشریفة أو ذکر بوله و برازه و قیامه وقعوده و نومه و نبهته' کما هو مصرح فی رسالتنا المسماة بالبراهین القاطعة فی مواضع شتی منها۔

ترجمہ: حاشا کہ ہم تو کیا کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ آپ ﷺ کی ولادتِ شریفہ کا ذکر بلکہ آپ ﷺ کے نعلین اور آپ ﷺ کی سواری کے گدھے کے پیشاب کے تذکرہ کو بھی قبیح و بدعتِ سیئہ یا حرام کہے۔ وہ جملہ حالات جنہیں رسول اکرم ﷺ سے ذرا سی بھی نسبت ہے ان کا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے' خواہ ذکر ولادت شریف کا ہو یا آپ ﷺ کے بول و براز' نشست و برخاست اور بے داری و خواب کا تذکرہ ہو۔ جیسا کہ ہمارے رسالہ ''براہین قاطعہ'' میں متعدد جگہ بالصراحت مذکور ہے۔''

مفتی محمد مظہر اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

❁ میلاد خوانی بشرطیکہ صحیح روایات کے ساتھ ہو اور بارہویں شریف میں جلوس نکالنا بشرطیکہ اس میں کسی فعلِ ممنوع کا ارتکاب نہ ہو یہ دونوں جائز ہیں ان کو ناجائز کہنے کے لئے دلیلِ شرعی ہونی چاہیے۔ مانعین کے پاس اسکی ممانعت کی کیا دلیل ہے؟ یہ کہنا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نہ کبھی اس طور سے میلاد خوانی کی نہ جلوس نکالا، ممانعت کی دلیل نہیں بن سکتی کہ کسی جائز امر کو کسی کا نہ کرنا اس کو ناجائز نہیں کر سکتا۔ (فتاویٰ مظہری: ۴۳۵،۴۳۶)

شیخ محمد بن علوی المالکی المکی رحمۃ اللہ علیہ

بیشک میلادِ النبی ﷺ کی محفل حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کی خوشی و مسرت سے عبارت ہے اور اس اظہارِ خوشی پر تو کافر نے بھی فائدہ اٹھایا ہے۔ صحیح بخاری میں مذکور ہے کہ

Marfat.com

سوموار کے روز اس لئے ابولہب کے عذاب میں تخفیف کردی جاتی ہے کہ اس نے اپنی لونڈی ثوبیہ کو حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت کی خوشخبری دینے کی بناپر (اظہارِ مسرت کی وجہ سے) آزاد کردیا تھا۔

سلطان الفقر
حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ

میرے مرشد پاک سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ (1947-2003ء) ہر سال باقاعدگی سے دومرتبہ میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی عظیم الشان محافل منعقد کیا کرتے تھے۔ پہلی 12-13 اپریل اور دوسری ستمبر کے پہلے ہفتہ میں۔ان میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے وسیع اور عالیشان لنگر (طعام) کا اہتمام کیا جاتا جو ہر خاص اور ادنیٰ کے لیے عام ہوتا۔ اس کے علاوہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سارا سال جہاں بھی جاتے اور بیٹھتے وہیں محفلِ میلاد شروع ہوجاتی۔ ان محافل میں حمد ونعت، منقبت پڑھی اور شانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیان کی جاتی۔ محافلِ میلاد کے علاوہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کبھی بھی کسی دوسرے موضوع پر محفل منعقد نہیں کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے ہماری خواہش ہے کہ ساری زندگی اپنے آقا ومولا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعریف ونعت سنتے رہیں اور یہی ہماری زندگی ہے۔ عشقِ مصطفیٰ ﷺ کے بغیر زندگی فضول ہے۔ آپؒ نے ایک مرتبہ مجھ سے فرمایا کہ بھائی نجیب! یہ جو ہم زمین پر چل پھر رہے ہیں اور اتنے لوگ ہماری پیروی کر رہے ہیں ہمارا احترام اور عزت کرتے ہیں، ہمارے ہاتھوں کو بوسہ دیتے اور بعض تو احترام میں پاؤں تک کو بوسہ دینے لگتے ہیں یہ صرف اور صرف میرے آقا ومولا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کرم اور ان کی غلامی کی وجہ سے ہے ورنہ ہماری کیا حیثیت ہے؟ مجھے نصیحت فرمائی! کہ تم بھی گفتار میں، تحریر میں، تقریر میں جو بھی اللہ تعالیٰ ہنر عطا فرمائے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام، اُن کے اہلِ بیتؓ اور صحابہ کرامؓ اور دینِ حق کو ہی عام کرنے کی کوشش کرنا پھر دیکھنا اللہ اور اس کے محبوب ﷺ کی مدد تمہارے شاملِ حال ہوگی۔

Marfat.com

باب پنجم

عالمِ اسلام میں جشنِ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عالمِ اسلام میں خلافتِ عثمانیہ تک جشنِ ولادتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑی عقیدت اور شان و شوکت سے منایا جاتا رہا ہے۔ اس کے بعد جو آئے ان کے نزدیک تو ہر عمل جو اُن کو پسند نہ ہو شرک ہے۔ خلافتِ عثمانیہ تک عالمِ اسلام میں منائی جانے والی عید میلاد النبی کی تقریبات کا حال مختصراً بیان کررہے ہیں۔

مکہ مکرمہ میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

1۔ قَالَ السخاوی: و اما اهل مكة معدن الخير والبر كة فيتوجهون الى المكان المتواتر بين الناس انه محل مولده و هو فیَ "سوق الليل" رجاء بلوغ كل منهم بذالك المقصد و يزيد اهتمامهم به على يوم العيد حتّٰى قل ان يتخلف عنه احد من صالح و طالح، و مقل و سعيد سيما "الشريف صاحب الحجاز" بدون توار و حجاز قلت: الان سيماء الشريف لاتيان ذالك المكان ولا فى ذالك الزمان، قال: وجود قاضيها و عالمها البرهانى الشافعى اطعام غالب الواردين و كثير من الاطنين المشاهدين فاخرالاطعمة والحلوى، و يمد للجمهور فى منزله صبيحتها سماطاً جامعًا رجاء لكشف البلوى، و تبعه ولده الجمالى فى ذالك للقاطن والسالك، قلت : اما الان فما بقى من تلك الاطعمة الا الدخان، ولا يظهر مما ذكر الا بريح الريحان فالحال كما قال

Marfat.com

اما الخیام فانها کخیامهم

واری نساء الحی غیر نسائهم

امام سخاویؒ فرماتے ہیں کہ اہل مکہ خیر و برکت کی کان ہیں۔ وہ اس مشہور مقام کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جائے ولادت ہے۔ یہ سوق اللیل میں واقع ہے (متوجہ اس لیے ہوتے ہیں) تا کہ ان میں سے ہر کوئی اپنے مقصد کو پالے گا یہ لوگ عید (میلاد) کے دن اس اہتمام میں مزید اضافہ کرتے ہیں یہاں تک کہ بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ کوئی نیک یا بد، سعید یا شقی اس اہتمام سے پیچھے رہ جائے۔ خصوصاً امیر حجاز (شریفِ مکہ) بخوشی شرکت کرتے ہیں اور امیر حجاز (شریفِ مکہ) کی آمد پر اس جگہ ایک مخصوص نشان بنایا جاتا ہے، پہلے زمانہ میں نہ تھا اور مکہ کے قاضی اور عالم ''البرھانی الشافعی'' نے بے شمار زائرین، خدام اور حاضرین کو کھانا اور مٹھائیاں کھلانے کو پسندیدہ قرار دیا ہے اور وہ (امیر حجاز) اپنے گھر میں عوام کے لیے وسیع و عریض دسترخوان بچھاتا ہے، یہ امید کرتے ہوئے کہ آزمائش اور مصیبت ٹل جائے اور اس کے بیٹے ''الجمالی'' نے بھی خدام اور مسافروں کے حق میں اپنے والد کی اتباع کی ہے۔ میں کہتا ہوں ۔۔۔۔۔اب ان کھانوں میں سے کوئی چیز باقی نہیں رہی سوائے دھویں کے اور نہ ہی مذکورہ بالا اشیاء میں سے پھولوں کی خوشبو کے سوا کچھ رہا۔ اب تو حال شاعر کے اس شعر کے مطابق ہے:

(خیمے تو ان کے خیموں کی طرح ہیں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ اس قبیلے کی عورتیں ان عورتوں سے بہت مختلف ہیں)۔ (ملا علی قاری، المورد الروی فی مولد النبی:۱۵)

2۔ صدیوں سے اہلِ مکہ جشنِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مناتے رہے ہیں۔ اس کی تفصیل یوں ہے۔

یزار مولد النبی المکانی فی اللیلة الثانیة عشر من ربیع الاول فی کل عام فیجتمع الفقهاء والاعیان علی نظام المسجد الحرام و القضاة الاربعة بمکة المشرفة بعد صلاة المغرب بالشموع الکثیرة والمفروعات والفوانیس والمشاغل و جمیع المشائخ مع

Marfat.com

طوائفهم بالاعلام الكثيرة و يخرجون من المسجد الى سوق الليل و يمشون فيه الى محل مولد الشريف بازدحام و يخطب فيه شخص و يدعو للسلطنة الشريفة ثم يعودون الى المسجد الحرام و يجلسون صفوفا فى وسط المسجد من لجهة الباب الشريف والقضاة يدعو للسلطان و يلبسه الناظر خلعة و يلبس شيخ الفراشين خلعة ثم يؤذن للعشاء و يصل الناس على عادتهم ثم يمشى الفقهاء مع ناظر الحرم الى الباب الذى يخرج منه من المسجد ثم يتفرقون، و هذا من اعظم مراكب ناظر الحرم الشريف بمكة المشرفة و يأتى الناس من البدو والحضرو اهل جدة و سكان الاودية فى تلك الليلة و يفرحون بها (قطب الدین، الاعلام باعلام بیت اللہ الحرام۔۱۹۶)

۱۲ ربیع الاوّل کی رات ہر سال باقاعدہ مسجدِ حرام میں اجتماع کا اعلان ہو جاتا ہے۔ تمام علاقوں کے علماء، فقہاء، گورنر اور چاروں مذاہب کے قاضی مغرب کی نماز کے بعد مسجدِ حرام میں اکٹھے ہو جاتے ہیں اور ادائیگی نماز کے بعد سوق اللیل سے گذرتے ہوئے مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (وہ مکان جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت ہوئی) کی زیارت کیلئے جاتے ہیں ان کے ہاتھوں میں کثیر تعداد میں فانوس اور مشعلیں ہوتی ہیں (یہ مشعل بردار جلوس ہوتا ہے) وہاں لوگوں کا کثیر اجتماع ہوتا ہے کہ جگہ نہیں ملتی۔ پھر عالمِ دین وہاں خطاب کرتے ہیں تمام مسلمانوں کے لئے دعا ہوتی ہے اور تمام لوگ پھر دوبارہ مسجد حرام میں آجاتے ہیں واپسی پر بادشاہِ وقت مسجدِ حرام میں ایسی محفل کے انتظام کرنے والوں کی دستار بندی کرتا ہے پھر عشاء کی اذان اور جماعت ہوتی ہے اس کے بعد لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں۔ یہ اتنا بڑا اجتماع ہوتا کہ دور دراز دیہاتوں، شہروں حتی کہ جدہ کے لوگ بھی اس محفل میں شریک ہوتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔

3۔ الجامع اللطیف میں مکہ مکرمہ میں جشنِ میلاد کے حوالے سے لکھا ہے۔

جرت العادة بمكة ليلة الثانى عشر من ربيع الاول كل عام ان قاضى مكه الشافعى

Marfat.com

يتهياء لزيارة هذا المحل الشريف بعد صلاة المغرب فى جمع منهم الثلاثلة القضاة و اكثر الاعيان من الفقهاء والفضلاء و ذوى البيوت بفوانيس كثيرة و شموع عظيمة و ازدحام عظيم و يدعى فيه للسلطان ولامير مكة و للقاضى الشافعى بعد تقدم خطبة مناسبة للمقام ثم يعود منه الى المسجد الحرام قبيل العشاء و يجلس خلف مقام الخليل عليه السلام بازاء قبة الفراشين و يدعو الداعى لمن ذكر انفا بحضور القضاة و اكثر الفقهاء ثم يصلون العشاء و ينصرفون ولم اقف على اول من سن ذالك سألت مؤرخى العصر فلم أجد عندهم علما بذالك (الجامع اللطيف فی فضل مکہ واہلہا و بناء البیت الشریف:۲۰۱)

ہر سال مکہ شریف میں 12 ربیع الاوّل کی رات کو اہلِ مکہ کا یہ معمول ہے کہ قاضی مکہ جو کہ شافعی ہیں مغرب کی نماز کے بعد لوگوں کے ایک جم غفیر کے ساتھ مولد شریف کی زیارت کے لیے جاتے ہیں۔ان لوگوں میں تینوں مذاہب فقہ کے آئمہ، اکثر فقہاء، فضلاء اور اہلِ شہر ہوتے ہیں۔ان کے ہاتھوں میں فانوس اور بڑی بڑی شمعیں ہوتی ہیں وہاں جا کر مولد شریف کے موضوع پر خطبہ ہوتا ہے اور پھر بادشاہِ وقت، امیرِ مکہ اور قاضی شافعی (منتظم ہونے کی وجہ سے) کے لیے دعا کی جاتی ہے اور یہ اجتماع عشاء تک جاری رہتا ہے اور عشاء سے تھوڑا پہلے مسجدِ حرام میں آجاتے ہیں مقامِ ابراہیم علیہ السلام پر اکٹھے ہو کر دوبارہ دعا کرتے ہیں۔اس میں بھی تمام قاضی اور فقہاء شریک ہوتے ہیں پھر عشاء کی نماز ادا کی جاتی ہے اور پھر الوداع ہو جاتے ہیں۔(مصنف فرماتے ہیں) مجھے علم نہیں کہ یہ سلسلہ کس نے شروع کیا تھا اور بہت سے ہم عصر مؤرخین سے پوچھنے کے باوجود اس کا علم نہیں ہو سکا۔

4۔ روزِ پیدائشِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، مکہ میں بڑی خوشی منائی جاتی ہے۔اس کو ''عید یومِ ولادت رسول اللہ'' کہتے ہیں۔اس روز جلیبیاں بکثرت بکتی ہیں۔حرم شریف میں حنفی مصلے کے پیچھے مکلّف فرش بچھایا جاتا ہے۔شریف اور کمانڈر حجاز مع سٹاف کے لباس فاخرہ زرق

Marfat.com

برق پہنے ہوئے، آکر موجود ہوتے ہیں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جائے ولادت پر جا کر تھوڑی دیر نعت شریف پڑھ کر واپس آتے ہیں۔ حرم شریف سے مولد النبی تک دو رویہ لالٹینوں کی قطاریں روشن کی جاتی ہیں اور راستے میں جو مکانات اور دکانیں واقع ہیں ان پر روشنی کی جاتی ہے۔ جائے ولادت اس روز بقعہ نور بنی ہوتی ہے۔ جاتے وقت اس کے آگے مولود خوان نہایت خوش الحانی سے نعت شریف پڑھتے چلے جاتے ہیں۔ ۱۱ ربیع الاوّل بعد نمازِ عشاء حرم محترم میں محفلِ میلاد منعقد ہوتی ہے۔ ۲ بجے شب تک نعت، مولد اور ختم شریف پڑھتے ہیں اور رات مولد النبی مقامِ ولادتِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مختلف جماعتیں جا کر نعت خوانی کرتی ہیں۔

۱۱ ربیع الاوّل کی مغرب سے ۱۲ ربیع الاوّل کی عصر تک ہر نماز کے وقت ۲۱ توپیں سلامی کے قلعہ جیاد سے ترکی توپ خانہ سر کرتا ہے۔ ان دنوں میں اہلِ مکہ بہت جشن کرتے، نعت پڑھتے اور کثرت سے مجالسِ میلاد منعقد کرتے ہیں۔ (ماہنامہ ''طریقت'' لاہور)

5۔ ۱۱ ربیع الاوّل کو مکہ مکرمہ کے در و دیوار عین اس وقت توپوں کی صدائے بازگشت سے گونج اُٹھے جب حرم شریف کے موذن نے نمازِ عصر کے لیے اللہ اکبر اللہ اکبر کی صدا بلند کی۔ سب لوگ آپس میں ایک دوسرے کو عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مبارک باد دینے لگے۔ مغرب کی نماز ایک بڑے مجمع کے ساتھ شریف حسین (امیرِ مکہ) نے حنفی مصلے پر ادا کی۔ نماز سے فراغت پانے کے بعد سب سے پہلے قاضی القضاۃ نے حسبِ دستور شریفِ مکہ کو عید میلاد کی مبارک باد دی۔ پھر تمام وزراء اور ارکانِ سلطنت ایک عام مجمع کے ساتھ جس میں دیگر اعیانِ شہر بھی شامل تھے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقامِ ولادت کی طرف روانہ ہوئے۔ یہ شاندار مجمع نہایت انتظام و احتشام کے ساتھ مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف روانہ ہوا۔ قصرِ سلطنت سے مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک راستے میں دو رویہ اعلیٰ درجے کی روشنی کا انتظام تھا اور خاص کر مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اپنی رنگ برنگ روشنی سے رشکِ جنت بنا ہوا تھا۔

Marfat.com

زائرین کا یہ مجمع وہاں پہنچ کر مودب کھڑا ہو گیا اور ایک شخص نے نہایت موثر طریقے سے سیرتِ احمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان کی جس کو تمام حاضرین نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ سنتے رہے اور ایک عالمِ سکوت تھا جو تمام محفل پر طاری تھا۔ ایسے متبرک مقام کی بزرگی کسی کو حرکت کی اجازت نہیں دیتی تھی اور اس یومِ سعید کی خوشی ہر شخص کو بے حال کیے ہوئے تھی۔ اس کے بعد شیخ فواد نائب وزیر خارجہ نے ایک برجستہ تقریر کی جس میں عالمِ انسانی کے اس انقلابِ عظیم پر روشنی ڈالی کہ جس کا سبب وہ خلاصۃ الوجود ذات تھی۔۔۔ آخر میں ایک مقرر نے ایک نعتیہ قصیدہ پڑھا جس کو سن کر سامعین بہت محظوظ ہوئے۔ اس سے فارغ ہو کر سبھوں نے مقامِ ولادت کی ایک ایک کر کے زیارت کی پھر واپس ہو کر حرم شریف میں نمازِ عشاء ادا کی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد سب حرم شریف کے ایک دالان میں مقررہ سالانہ میلاد سننے کے لیے جمع ہو گئے یہاں بھی مقرر نے نہایت خوش اسلوبی سے اخلاق واوصافِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان کیے۔

عید میلاد کی خوشی میں تمام کچہریاں، دفاتر اور مدارس بھی 12 ربیع الاول کو ایک دن کے لیے بند کر دیئے گئے اور اس طرح یہ خوشی اور سرور کا دن ختم ہو گیا۔ خدا سے دعا ہے کہ وہ اسی سرور اور مسرت کے ساتھ پھر یہ دن دکھائے۔ (ماخوذ از اخبار ''القبلہ'' مکہ مکرمہ، ماہنامہ طریقت لاہور)

مندرجہ بالا عبارات ہمیں ماضی قریب کی یاد دہانی کراتے ہیں جب مکہ مکرمہ میں جشنِ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوری عقیدت واحترام سے منایا جاتا تھا اور اتنا اہتمام کیا جاتا تھا جس کا تذکرہ کتب ورسائل میں محفوظ ہے لیکن یہی امت آج اس مقدس دن کے موقع پر جواز اور عدم جواز کی بحث میں پڑی ہوئی ہے۔ افسوس صد افسوس!!!!!

مدینہ منورہ میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ولأهل المدينة۔۔۔ كثرهم الله تعالى به احتفال و على فعله اقبال و كان للملك

Marfat.com

المظفر صاحب "اربك" بذالك فيها اتم العناية و اهتماما بشأنه جاوز الغابة فاثنى عليه به العلامة ابو شامة أحد شيوخ النووى السابق فى الاستقامة فى كتابة الباعث على البدع والحوادث و قال مثل هذا الحسن: يندب اليه و يشكر فاعله و يثنى عليه، زاد ابن الجزرى: ولو لم يكن فى ذالك الإ ارغام الشيطان و سرور اهل الإيمان قال يعنى الجزرى : و اذا كان أهل الصليب اتخذوا ليله مولد نبيهم عيداً أكبر فأهل الاسلام أولى بالتكريم و أجدر (مُلّا علی قاری، المورد الروی فی مولد النبی: ۱۵، ۱۶)

اہلِ مدینہ (اللہ ان کو کثیر کرے) بھی اس طرح محافل منعقد کرتے ہیں اور اس طرح کے امور بجا لاتے ہیں اور بادشاہ مظفر شاہ اربکؒ اس معاملے میں بہت زیادہ توجہ دینے والا اور حد سے زیادہ اہتمام کرنے والا تھا۔ علامہ ابوشامہؒ (جو امام نووی کے شیوخ میں سے ہیں اور صاحبِ استطاعت بزرگ ہیں) اپنی کتاب ''الباعث علی البدع والحوادث'' میں اس اہتمام پر اس (بادشاہ) کی تعریف کرتے ہیں اور فرماتے ہیں ''اس طرح کے اچھے امور اس (بادشاہ) کو پسند تھے اور وہ ایسے افعال کرنے والوں کی حوصلہ افزائی اور تعریف کرتا تھا۔ امام جزری اس پر اضافہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ گو ان امور کی بجا آوری سے صرف شیطان کی تذلیل اور اہلِ ایمان کی شادمانی و مسرت ہی مقصود ہو۔ آگے مزید فرماتے ہیں کہ جب عیسائی اپنے نبی کی شبِ ولادت کو بہت بڑے جشن کے طور پر مناتے ہیں تو اہلِ اسلام حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتکریم کے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یومِ ولادت پر بے پناہ خوشی ومسرت کا اظہار کریں۔

مصر اور شام میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فاكثرهم بذالك عناية اهل مصر والشام، ولسلطان مصر فى تلك الليلة من العام اعظم مقام، قال: ولقد حضرت فى سنة خمس و ثمانين و سبعمائة ليلة المولد عند

Marfat.com

الملك الظاهر برقوق رحمته الله۔۔۔ بقلعه الجبل العليه، قرايت ما هالنى و سرنى وما ساءنى و حررت ما انفق فى تلك الليلة على القراء و الحاضرين من الوعاظ والمنشدين و غيرهم من الاتباع والغلمان والخدام المترددين بنحو عشرة الاف مثقال من الذهب ما بين خلع و مطعوم و مشروب و مشموم و شموع و غيرها ما يستقيم به الضلوع، و عددت فى ذالك خمساً و عشرين من القراء الصيتين المرجو كونهم مثبتين، ولا نزل واحد منهم الا بنحو عشرين خلعة من السلطان ومن الامراء الاعيان قال السخاوى: قلت و لم يزل ملوك مصر خدام الحرمين الشريفين ممن وفقهم الله لهدم كثير من المناكير والشين و نظروا فى امر الرعية كالوالد لولده، وشهروا انفسهم بالعدل، فاسعفهم الله بجنده و مدده۔ (مُلّا علی القاری، المورد الروی فی مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

محافلِ میلاد کے اہتمام میں اہلِ مصر اور اہلِ شام سب سے آگے ہیں اور سلطانِ مصر ولادت باسعادت کی رات ہر سال محفلِ میلاد منعقد کرنے میں بلند مقام رکھتا ہے۔ فرمایا کہ میں ۷۸۵ھ میں سلطان ظاہر برقوقؒ کے پاس میلاد کی رات الجبل العلیہ کے قلعہ میں حاضر ہوا۔ وہاں وہ کچھ دیکھا جس نے مجھے ہلا کر رکھ دیا اور بہت زیادہ خوش کیا اور کوئی چیز مجھے بری نہ لگی۔ میں ساتھ ساتھ لکھتا گیا جو بادشاہ نے اس رات قراء اور موجود واعظین، نعت خواں (شعراء) اور ان کے علاوہ کئی اور لوگوں، بچوں اور مصروف خدام کو تقریباً دس ہزار مثقال سونا، خلعتیں، انواع واقسام کے کھانے، مشروبات، خوشبوئیں، شمعیں اور دیگر چیزیں دیں جن کے باعث وہ اپنی معاشی حالت درست کر سکتے تھے۔ اس وقت میں نے ایسے ۲۵ خوش الحان قراء شمار کیے جو اپنی مسحور کن آواز سے سب پر فائق رہے اور ان میں سے کوئی بھی ایسا نہ تھا جو سلطان اور اعیانِ سلطنت سے ۲۰ کے قریب خلعتیں لیے بغیر سٹیج سے اترا ہو۔ امام سخاوی کہتے ہیں کہ میرا موقف یہ ہے کہ مصر کے سلاطین جو حرمین شریفین کے خدام رہے ہیں ان لوگوں میں سے تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے اکثر برائیاں اور عیوب ختم

Marfat.com

کرنے کی توفیق عطا کر رکھی تھی اور انہوں نے رعیت کے بارے میں ایسا ہی سلوک کیا جیسا والد اپنے بیٹے سے کرتا ہے اور انہوں نے قیامِ عدل کے ذریعے شہرت حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ اس معاملہ میں انہیں اپنی غیبی مدد سے نوازے۔

سپین میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

و اما ملوك الاندلس والغرب فلهم فيه ليلة تسير بها الركبان يجتمع فيها ائمة العلماء الاعلام فمن يليهم من كل مكان و علوا بين اهل الكفر كلمة الايمان، واظن اهل الروم لا يتخلفون عن ذالك اقتفاء بغيرهم من الملوك فيما هنالك۔ (مُلّا علی القاری، المورد الروی فی مولد النبی:۱۴)

سلاطینِ اندلس اور شاہانِ بلادِ مغرب (یومِ ولادتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر) رات کے وقت قافلے کی صورت نکلتے جس میں بڑے بڑے آئمہ وعلماء شامل ہوتے، راستے میں جگہ جگہ سے لوگ ان کے ساتھ ملتے چلے جاتے اور یہ سب اہلِ کفر کے سامنے کلمہ حق بلند کرتے۔ میرا گمان غالب ہے کہ اہلِ روم بھی ان سے کسی طرح پیچھے نہیں تھے اور وہ بھی دوسرے بادشاہوں کی طرح محافلِ میلاد منعقد کرتے تھے۔

برصغیر پاک و ہند میں جشنِ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الاحتفال فی بلاد الهند: وبلاد الهند تزيد على غيرها بكثير كما اعلمنيه بعض اولى النقد والتحرير و اما العجم فمن حيث دخل هذا الشهر المعظم والزمان المكرم لاهلها مجالس فخام من انواع الطعام للقراء الكرام و للفقراء من الخاص والعام، و قراء ات الختمات والتلاوات المتواليات والانشادات المتعاليات و أنواع السرور و

Marfat.com

اصناف الحبور حتی بعض العجائز من غزلهن و نسجهن یجمعن ما یقمن بجمعه الاکابر والاعیان و بضیافتهن ما یقدرون علیه فی ذالك الزمان، و من تعظیم مشایخهم و علمائهم هذا المولد المعظم والمجلس المکرم انه لا یأباه أحد فی حضوره، رجاء اِدارك نوره و سروره و قد وقع لشیخ مشایخنا مولانا زین الدین محمود الهمدانی النقشبندی قدس الله سره العلی انه اراد سلطان الزمان و خاقان الدوران همایوں بادشاه تغمده الله و احسن مثواه ان یجتمع به و یحصل له المدد والمدد بسببه فأباه الشیخ، وامتنع أیضا أن یاتیه السلطان استغناء بفضل الرحمن فألح السلطان علی وزیره بیرم خان بأنه لابد من تدبیر للاجتماء فی المکان ولو فی قلیل من الزمان، فسمع الوزیر ان الشیخ لا یحضر فی دعوة من هناء و عزاء اِلا فی مولد النبی علیه السلام تعظیما لذالك المقام، فانهی إلی السلطان فامره بتهیئة أسبابه الملوکانیة فی انواء الاطعمة والأشربة و مما یتمم به و یبخر فی المجالس العلمیة ' و نادی الاکابر والاهالی، و حضر الشیخ مع بعض الموالی فاخذ السلطان الابریق بید الادب ومعاونة التوفیق والوزیر أخذ الطست من تحت امره رجاء لطفه و نظره و غسلا یدا الشیخ المکرم و حصل لهما ببرکة تواضعها ولرسوله صلی الله علیه وآلہٖ وسلم المقام المعظم والجاه المفخم۔ (مُلّا علی القاری، المورد الروی فی مولد النبی:۱۴،۱۵)

بلادِ ہند (ہندوستان) میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تقریبات، جیسا کہ بلند پایہ نقاد، علماء اور اہلِ قلم حضرات نے مجھے بتایا ہے، ہندوستان کے لوگ دوسرے ممالک کی نسبت بڑھ چڑھ کر ان مقدس اور بابرکت تقریبات کا انعقاد کرتے ہیں اور عجم میں جونہی اس ماہِ مقدس اور بابرکت زمانے کا آغاز ہوتا، لوگ عظیم الشان محافل کا اہتمام کرتے، جن میں قاری حضرات اور عوام وخواص میں فقراء منش لوگوں کے لیے انواع واقسام کے کھانوں کا انتظام کیا جاتا۔ مولود شریف پڑھا جاتا اور مسلسل تلاوتِ قرآن کی جاتی، با آوازِ بلند نعتیہ ترانے (قصیدے) پڑھے جاتے اور فرحت و

Marfat.com

خوشی کا متعدد طریقوں سے اظہار کیا جاتا حتیٰ کہ بعض عمر رسیدہ خواتین سوت کات اور بُن کر رقم جمع کرتیں جس سے اپنے دور کے اکابرین اور زعماء کی حسبِ استطاعت ضیافت کرتیں۔ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس بابرکت ومکرم مجلس کی تعظیم کا یہ عالم تھا کہ اس دور کے علماء ومشائخ میں سے کوئی بھی اس میں حاضر ہونے سے انکار نہ کرتا، یہ امید کرتے ہوئے کہ اس میں شریک ہو کر نور وسرور اور تسکینِ قلب حاصل کریں گے۔ ایک دفعہ شہنشاہ دوراں، سلطان زماں، شہنشاہ ہمایوں (اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے اور اچھا ٹھکانہ دے) نے ارادہ کیا کہ وہ شیخ المشائخ زین الدین محمود ہمدانی نقشبندی قدس سرہٗ العزیز کے ہمراہ مجلس منعقد کرے اور ان کے لیے (مالی) مدد کا اہتمام کرے اور یہ مدد اس (بادشاہ) کے وسیلہ سے ہو۔ تو شیخ نے آنے سے انکار کر دیا حتیٰ کہ سلطان (شہنشاہ ہمایوں) کو اپنے پاس آنے سے بھی روک دیا کیونکہ وہ بفضلہٖ تعالیٰ اس سے مستغنی تھے۔ بادشاہ نے اپنے وزیر بیرم خان سے اصرار کیا کہ اجتماع کی لازماً کوئی تدبیر کی جائے اگرچہ وہ محدود وقت کے لیے ہی ہو۔ وزیر نے سنا کہ شیخ محفلِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کسی بھی خوشی یا غمی کی محفل میں شریک نہیں ہوتے۔ پس اس (وزیر) نے بادشاہ کو پیغام بھیجا کہ شاہانہ کھانے اور مشروبات تیار کیے جائیں اور ایک مجلسِ علمی کے انعقاد کے تمام اسباب بہم پہنچائے جائیں۔ تمام اکابرین اور کارکنانِ سلطنت کو مدعو کیا تو شیخ اپنے بعض مریدین کے ساتھ تشریف لائے۔ سلطان نے نہایت ادب سے لوٹا پکڑا اور وزیر نے شیخ کی طرف لطف وکرم کی نظر کی امید کرتے ہوئے اپنے ہاتھوں میں طشت اٹھائی۔ یوں دونوں نے شیخ کے ہاتھ دھلوائے۔ دونوں کو اللہ اور رسول کے حضور اپنی عاجزی وانکساری کی وجہ سے بڑا مقام ودرجہ حاصل ہوا۔

محدث علامہ ابن جوزی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب ''بیان المیلاد النبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' میں فرماتے ہیں:

❁ لا زال أهل الحرمين الشريفين والمصرِ واليمن والشام وسائر بلاد العرب عن المشرق والمغرب يحتفلون بمجلس مولد النبى صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ويفر حون بقدوم هلال شهر ربيع الاول ويهتمون اهتمامًا بليغًا على السماع والقراة لمولدالنبى صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وينا لون

Marfat.com

بذالك أجزاً جزيلاً وَفوزً اعظيمًا o

ترجمہ: مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ، مصر، شام، یمن، الغرض مشرق تا غرب تمام بلادِ عرب کے باشندے ہمیشہ سے عید میلاد النبی ﷺ کی محفلیں منعقد کرتے آئے ہیں وہ ربیع الاوّل کا چاند دیکھتے تو ان کی خوشی کی انتہا نہ رہتی چنانچہ ذکرِ میلاد پڑھنے اور سننے کا اہتمام کرتے اور اس کے باعث بے پناہ اجر و کامیابی حاصل کرتے رہے ہیں۔

مندرجہ بالا حوالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ جب عالمِ اسلام خلافت کی صورت میں متحد تھا تو خلافتِ عثمانیہ تک عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑی عقیدت و احترام اور شان و شوکت سے تمام عالمِ اسلام میں منائی جاتی رہی ہے اور جب عالمِ اسلام بکھر گیا تو امت بھی بکھر گئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ امت کو پھر سے متحد فرمائے اور قومیت اور عصبیت کے گرداب سے نکال کر مسلم امت بنائے۔

خاص ہے ترکیب میں قوم رسولِ ہاشمی

باب ششم

حاصلِ بحث اور پیغامِ حق

اس کتاب میں کی گئی تمام بحث سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ محبوبِ خدا کی ولادت باسعادت کی خوشی منانا سب سے اعلیٰ عمل ہے اور یہ ہمارے اوپر واجب بھی ہے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُمت میں سے ہیں جن کی اُمت میں شامل ہونے کے لئے تمام انبیاء کرام اپنی نبوت چھوڑنے کو تیار تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُمت میں شامل ہونے کی دعا کرتے رہے۔ پھر کتنے افسوس، دکھ اور کرب کی بات ہے کہ ہم اپنی سالگرہ منائیں، اپنی بیوی کی سالگرہ منائیں، اپنی اولاد کی سالگرہ منائیں اور اپنی شادی کی سالگرہ منائیں، مذہبی اور سیاسی جماعتیں اپنے سالانہ اجتماع منعقد کر کے اپنے لیڈروں کی تعریفیں کریں۔ اپنی طاقت عوام کو دکھائیں جھنڈے لہرائیں، اپنی جماعت کا یومِ تاسیس منائیں، صد سالہ، پچاس سالہ قیام کا جشن منائیں، جلوس نکالیں، ہم اپنے ملک کی آزادی کا جشن منائیں، حکمران اپنی حکومتوں کی سالگرہ منائیں لیکن اعتراض ہو تو صرف میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے منانے پر۔ تف ہے اس نظریہ کی پیروی کرنے والوں پر۔

ضد، انا اور تعصّب چھوڑیئے، آئیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت اس شان سے منائیں جس شان کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مالک ہیں، سجدۂ شکر بجالائیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اُمتی بنایا، درود و سلام پڑھیں، نعت خوانی کریں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شانِ رسالت اور حقیقتِ محمدیہ ﷺ کو بیان کریں تاکہ شفاعت کے حقدار

ٹھہریں اور اس طرح سے نئی نسل بھی آقائے دو جہاں ﷺ کی حقیقت سے آگاہی حاصل کر لے گی، عشقِ مصطفیٰ ﷺ سے متصف ہوگی کیونکہ آپ ﷺ سے محبت و عشق ہی وجہ شفاعت ہے کیونکہ!

نال شفاعت سرورِ عالمؐ چھٹسی عالم سارا ھُو

Marfat.com

تعارف

لفظ میلاد ''ولادت'' سے ہے اور عید سے مراد خوشی ہے اور عید میلاد النبی ﷺ سے مراد حضورِ اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کی خوشی منانا ہے۔ کچھ لوگ اسے بدعت قرار دیتے ہیں اس بنا پر کہ یہ حضورِ اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں نہیں منائی گئی۔ اس طرح بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو کہ حضورِ اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں موجود نہیں تھیں بعد میں اجماع سے عمل میں آئیں لیکن خادم سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن سروری قادری مدظلہ الاقدس نے اپنی اس تصنیفِ لطیف میں یہ ثابت کر دیا ہے کہ ولادتِ نبوی ﷺ کی خوشی نہ صرف اللہ تعالیٰ نے منائی بلکہ دورِ نبوت، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین اور تبع تابعین کے دور میں بھی عید میلاد النبی ﷺ منائی گئی۔ میلادِ مصطفیٰ ﷺ یا جشنِ عید میلاد النبی ﷺ سے مراد فقط یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا ذکر پاک کرنا اور شریعتِ مطہرہ کے روشن پہلوؤں کو بیان کرنا، آپ ﷺ کے کمالات اور درجات کا بیان، آپ ﷺ کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت کا تذکرہ کرنا، حقیقتِ محمدیہ ﷺ کا تذکرہ کرنا، لوگوں کو شریعتِ مطہرہ سے آگاہ کرنا اور آپ ﷺ کی شان میں نعت خوانی کرنا اور لوگوں کو کھانا کھلانا۔ خادم سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن سروری قادری مدظلہ الاقدس نے عشق و محبت میں ڈوبی تحریر کو تحقیقاتی شکل دیتے ہوئے تمام مکاتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے تقریباً چالیس اوّلین و آخرین فقہا، محدثین اور امامین کی عید میلاد النبی ﷺ کے موضوع پر رائے درج کی ہے۔ اس کے علاوہ حالتِ قیام میں حضور ﷺ پر درود و سلام پڑھنے کے متعلق اکابر محدثین، فقہا کی رائے بھی درج کی ہے۔ اس کے علاوہ تاریخی پس منظر میں اوّلین زمانے سے اب تک جغرافیائی لحاظ سے منائی جانے والی عید میلاد النبی ﷺ کا بھی تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔ عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ، علمائے کرام اور طالبانِ حق کے لئے ایک نادر اور نایاب تحفہ۔

سُلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

سُلطان الفقر ہاؤس

4/A۔ ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ ڈاکخانہ منصورہ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 54790

Tel: 042-35436600, 0322-4722766

ISBN: 978-969-9795-05-3

● www.tehreek-dawat-e-faqr.com ● www.sultan-ul-faqr.com

E-mail: sultanulfaqr@tehreekdawatefaqr.com

Marfat.com